

مسلکِ مہریہ

در

نکاح سیدہ فاطمیہؓ

تألیف: پیر سید غلام معین الحق گیلانی
سجادہ نشین درگاہ عالیہ کوٹرہ شریف

جملہ حقوقِ حقِ مؤلف محفوظ ہے

نام کتاب: مسلکِ مہریہ درنکاح سیدہ فاطمیہؓ

مؤلف: پیر سید غلام معین الحق گیلانی (سجادہ نشین درگاہ عالیہ کوٹرہ شریف)

بار: دوم

تعداد: 1000

تاریخ اشاعت: ذوالقعدۃ ۱۴۳۲ھ جون 2021

ملنے کا پتہ: مکتبہ معینہ، درگاہ عالیہ کوٹرہ شریف

سلام بحضور سیدہ کائنات سلام اللہ علیہا

السلام اے سیدہ بنت رسول
السلام اے فاطمہ زہرا بتول
السلام اے نور پشم مصطفیٰ
السلام اے فاطمہ شان خدا
السلام اے دختر خیر الوری
السلام اے بانوئے مشکل کشا
السلام اے مصطفیٰ را نور عین
السلام اے مادر حسن و حسین
السلام اے معدن صبر و رضا
السلام اے مخزن لطف و عطا
السلام اے زینت خلد بریں
السلام اے رہبر راہ یقین
السلام اے غمگسار عاصیاں
السلام اے دستگیر عاجزاء
در ردائے لطفِ خود پہاں بکن
مادر مشق بن احسان بکن
السلام اے حضرت خیر النساء
از معین الحق معین بے نوا

إِنْسَاب

سیدہ کائنات، پناہ گاہِ امت، عفت و عصمت ماب، جگر پارہ رسول ﷺ

حضرت سیدہ فاطمہ الزہرا

بتول سلام الله علیہا

کی بارگاہ میں بصد عجز و نیاز یہ عرض کرتے ہوئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔

در ردائے لطفِ خود پہاں بکن
مادر مشق بن احسان بکن

نکاح سیدہ کے متعلق حضرت اعلیٰ سیدنا پیر مہر علی شاہ کی قلمی تحریر کا عکس

نکاح سیدہ کے متعلق حضرت اعلیٰ سیدنا پیر مہر علی شاہ کی قلمی تحریر کا عکس

نکاح سیدہ کے متعلق حضرت اعلیٰ سیدنا پیر مہر علی شاہ کی قلمی تحریر کا عکس

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

پس منظر

نحمدہ و نصلی و نسلّم علی رسولہ الکریم اما بعد !

قارئین کرام پر واضح ہو کہ ہمارے جد امجد امام اسلامین، رئیس الحجۃ دین،
امور من الرسول، اعلیٰ حضرت سیدنا پیر مہر علی شاہ گیلانی قدس سرہ، العزیز نکاح سیدہ با
غیر سید کے حوالے سے عدم جواز کے قائل تھے کہ یہی علمائے محققین اور ساداتِ کرام
اویلائے نظام کا مسلک رہا ہے۔ اس بارے میں آپ کا مفصل فتویٰ بھی موجود ہے اور
ملفوظ بھی۔ آپ کی حیاتِ ظاہرہ میں یہ بات اظہر من الشّمس تھی اور تمام ساداتِ کرام آپؒ^ر
ہی کے فتویٰ کو بطورِ حجت پیش کرتے۔ اور آپؒ کے خلف الصدق، آپؒ کی ظاہری و باطنی
میراث کے اکلوتے وارث حضرت پیر سید غلام مجید الدین گیلانی (بابو جی) نے اسی مسلک
کا پرچار کیا اور حضرتؒ کے بلا واسطہ مستفیدین علمائے کرام (شیخ الجامعہ علامہ غلام محمد
گھوٹوی، مولانا محبت النبی، قاری غلام محمد پشاوری وغیرہم) ساری زندگی درگاہ عالیہ سے
عدم جواز نکاح سیدہ با غیر سید کا فتویٰ صادر فرماتے رہے۔

حضرت بابو جی کے وصال کے بعد ہر دو حضرات لالہ جی صاحبانگی زیر سر پرستی
علماء و مفتیان گلڑہ شریف حضرت قبلۃ عامؓ کے مسلک و تعلیمات کی روشنی میں عدم جواز کا

دے دیا گیا۔

بات ایک مسئلے سے پورے مسلک تک جا پہنچی اور استمداد اولیاء، نذر و نیاز، بیعت وغیرہ جیسے مسائل کے بیان میں تحریر اوتقریر اسلامک مہریہ کی مخالفت کی گئی۔ چنانچہ سارا مسلک اہل سنت انا کی بھینٹ چڑھ گیا۔ درگاہ کے ماحول کے قدس کو پامال کرتے ہوئے بازیچہ اطفال بنادیا گیا۔ جوہوا اور جو ہو رہا ہے، سب کے سامنے ہے۔

بحمدہ تعالیٰ والد گرامی کی اجازت سے حضرت قبلہ عالمؐ کی کتب تحریق اور جدید انداز میں کمپوزنگ کے ساتھ شائع کرائیں۔ فتاویٰ مہریہ کی اشاعت کے وقت فتویٰ کی حفاظت کے پیش نظر حضرتؐ کے اپنے قلم سے تحریر کردہ فتویٰ کا عکس شائع کر دیا۔ اور اب فتاویٰ کا قائمی مسودہ دوسرے مسودات کے ساتھ کتب خانہ میں موجود ہے۔

درگاہ کے مخلصین کا یہ اصرار تھا کہ میں خود اس امر کی وضاحت کروں۔ لہذا اس رسالہ میں حضرت قبلہ عالمؐ کی اپنی تحریر اور درگاہ کے تاریخی بیان کر دیا گیا ہے۔ ماننے والے کے لیے ایک لفظ بھی کافی اور نہ ماننے والے کے لیے دفتر بھی ناکافی۔

صاحب الفاظ کو دفتر سے بھی سیری نہیں

صاحب معنی کو بس اک لفظ کافی ہو گیا

یہ درست ہے کہ یہ مسئلہ علماء کے درمیان اختلاف ہے۔ بعض علماء نکاح سیدہ باغیر سید کے جواز کے قائل ہیں، ہمیں ان کے ساتھ کوئی پر خاش نہیں۔ ہمارا مدعا

فتوى دیتے رہے۔ دریں اشائومی قسمت کہ ہمارے ہی خاندان کے ایک فرد نے حضرت قبلہ عالمؐ کے فتویٰ کے برعکس اپنی کتاب میں سیدہ کا نکاح غیر سید سے جائز قرار دیا اور طریقہ یہ کہ حضرت قبلہ عالمؐ کے فتویٰ کی من مانی تاویل کر کے قول جواز کو حضرتؐ کی طرف منسوب کر دا جس کی وجہ سے ہر سو شویں پھیل گئی۔

دل کے پھپھولے جل اُٹھے سینے کے داغ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے ”چراغ“ سے

ہر دو حضرات کی طرف سے سمجھانے کی کوشش کی گئی اور کہا گیا کہ اگر قول بالجواز کرنا ہی ہے تو اپنے نام سے کرو، کیونکہ اس امر کا حضرتؐ کی طرف انتساب آپؐ کے مسلک و تعلیمات میں تحریف کے مترادف ہے، جو کسی صورت قبول نہیں۔

چنانچہ ہر دو حضرات اللہ جی صاحبانؐ نے درگاہ غوثیہ مہریہ کے مفتیان سے اس ضمن میں رسائل لکھوا کر شائع کرائے۔ مجالس عرس میں علماء سے خطابات کرائے اور بباںؐ دہلی یہ اعلان کروایا کہ حضرت سیدنا پیر مہر علی شاہؐ کے فتویٰ کے مطابق سیدہ کا نکاح غیر سید سے جائز نہیں ہے۔ جو بھی اس حوالے سے اختلاف کرے گا، یہ اس کی ذاتی سوچ ہو گی۔

عمم محترم حضرت پیر سید غلام معین الدین گیلانیؐ نے فتویٰ کے اصل مسودہ کے گم یا غائب ہو جانے کے خدشہ کے پیش نظر اصل فتویٰ، کتب خانہ سے منگوا کر اپنی ذاتی تحویل میں رکھ لیا اور بعد میں بیماری کے دوران یہ فتویٰ میرے والد گرامی حضرت پیر سید شاہ عبدالحق گیلانیؐ کے سپرد کیا، اس لیے کہ آپ ہی حضرت قبلہ عالمؐ کے نظریاتی محافظ ہیں۔ افسوس کہ اللہ جیؐ کے وصال کے بعد اس نظریاتی اختلاف کو کچھ اور رنگ

بابِ اول

صرف یہ ہے کہ چونکہ ہمارے امام و مقتدی، حادی و پیشو ا قبلہ عالم حضرت سیدنا پیر مہر علی شاہؒ ہیں اور وہ اس نکاح کے عدم جواز کے قائل ہیں، اس لیے درگاہ عالیہ گوڑھ شریف کا مسلک و نظریہ وہی رہے جو سرکار گوڑھ کا ہے۔ آپ کی تحقیق کے بعد کسی اور کی تحقیق کی ہمیں ضرورت نہیں۔ حضرت قبلہ عالم کا یہ مسلک ہم تک حضرت بابو جیؒ کے واسطے سے پہنچا۔ انہوں نے ہی درگاہ کے علماء سے فتاویٰ جاری کرائے اور اپنے والدگرامی کے مسلک کے عین مطابق سیدہ کے نکاح کو غیر سید سے ناجائز سمجھا۔ بعد میں آنے والا کوئی بھی شخص حضرتؒ کے مسلک میں اپنی من مانی تاویل کر کے آپؒ سے منسوب کرنے کا اختیار نہیں رکھتا۔ الغرض حضرت قبلہ عالم اس نکاح کو ناجائز سمجھتے تھے۔ آپؒ کے زمانے سے لے کر آج تک آپؒ کے سجادہ نشینان اور درگاہ گوڑھ شریف کے علماء و مفتیان کا یہی مسلک ہے۔ حضرت قبلہ عالم، حضرت بابو جیؒ اور ہر دو حضرات لالہ جی صاحبانؒ کا اسی نظریہ کے پرچار کا سوسالہ تو اتر ہی حضرت قبلہ عالمؒ کے مسلک کی بین دلیل ہے۔

ہر قوم راست را ہے دینے و قبلہ گا ہے
من قبلہ راست کردم بر سمت کج کلا ہے

سید غلام معین الحق گیلانی اعانت اللہ
سجادہ نشین درگاہ عالیہ گوڑھ شریف

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَ النَّاسَ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنثَىٰ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَىٰ
سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدِنَ الْمُصْطَفَى الْقَائِلِ بِإِمْرِ اللَّهِ "لَا إِسْلَامُكُمْ عَلَيْهِ
أَجْرًا إِلَّا مَوَدَّةً فِي الْقُرْبَىٰ" وَعَلَىٰ آلِهِ الَّذِينَ هُمْ كَسَفِيَّةٌ نُوحٌ مَنْ
رَكَبَ فِيهَا نَجَّا وَعَلَىٰ أَصْحَابِهِ الَّذِينَ مَنِ اقْتَدَاهُمْ اهْتَدَىٰ وَعَلَىٰ
أَوْلَيَاءِ أُمَّتِهِ الْكَامِلِينَ الَّذِينَ هُمْ عُرُوْةُ الْوُقْقَىٰ. أَمَّا بَعْدُ! فَاعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ
الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ. بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ. إِنَّ الَّذِينَ يُوْذَوْنَ اللَّهُ وَ
رَسُولُهُ لَعَنْهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُهِينًاٰ. صَدَقَ
اللَّهُ الْعَظِيمُ وَبَلَغَنَا رَسُولُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيمُ.

اللَّهُ تَعَالَى نَحْنُ حَضُورُ قَبْلَةِ عَالِمٍ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا شَاهِ كَوَايِكْ مَرْكَزِ ہَدَائِيتِ کی حِیثیت
عطا فرمائی اور آپ کے وجود مسعودی برکت سے کشیر تعداد میں مخلوق خدا بخیر ضلالت و
گمراہی میں غرق ہونے سے محفوظ رہی۔ آپ کی ذات پاک حقیقی معنوں میں اسم بasmی
تھی۔ حضرت مولانا علی المرتضی سے آپ کا عشق مرتبہ معراج پر تھا۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

تا یافته ام خبرے از باب علوم دل
دل راده بمیر آں شہ حیدر کرام

اور ایک دوسرے مقام پر یوں ارشاد فرماتے ہیں:

مہر ہے ساری علیٰ دی شک نہ رہیا اک ذرا
تا ہیں اوہ پیاں دسدیاں سانوں ماہی والیاں ٹالیاں

باب مدینۃ العلم کے بلا واسطہ فیضان سے آپ شریعت اور طریقت
کی جامع شخصیت کے طور پر مقبول ہوئے۔ ایک طرف آپ نے راہ سلوک پر
چلنے والے تشنگان شراب معرفت کو چشمہ فیض سے سیراب فرمایا تو دوسری طرف
مسند دریں واقفا کو زینت عطا فرمائے علماء کی تشقی کا سامان پیدا فرمایا۔ آپ اپنے جذہ
علیٰ حضرت محبوب سبحانی، غوثِ اعظم سیدنا الشیخ عبدال قادر الجیلانی کے جمال و کمال کا
مظہر اتم تھے، بلکہ انہی کی نظر فیض اثر سے ہی عنایاتِ الہیہ سے مقام رفع پر فائز
ہوئے۔ آپ کا یہ شعر اسی حقیقت کا غنماز ہے۔

ہے جو ترتیبہ عین تشییبہ جمع حق مشہود ہے

کرم کیتا غوثِ اعظم اپنے سر دیاں والیاں
مرزا غلام احمد قادیانی نے جب بنت کا جھوٹا دعویٰ کیا تو آپ نے
مامور من الرسول ہو کر اس فتنہ کا قلع قلع فرمایا۔ علوٰ مرتبت کاظمہ راس وقت ہوا
جب آپ نے متنبیٰ قادیانی کی طرف سے تفسیر نویسی کی دعوت قبول کرتے ہوئے
ارشاد فرمایا ”جناب نبی کریم ﷺ کی امت میں اس وقت بھی ایسے خادمِ دین
موجود ہیں کہ اگر قلم پر توجہ ڈالیں تو وہ خود بخود کاغذ پر تفسیر قرآن لکھ جائے“، اور
جب اس نے نایبنا اور اپا بیج کے حق میں قبولیت دعا کو معیارِ صداقت بنانے کی
بات کی تو آپ نے ارشاد فرمایا ”مرزا صاحب! آپ تو اندھے اور اپا بیج کی بات
کرتے ہیں اگر مردے بھی زندہ کرنے ہوں تو آ جائیں“۔ اسی عظمت و شان کو

﴿حضرت قبلہ عالم سیدنا پیر مہر علی شاہ کا فتویٰ﴾

بسم اللہ الرحمن الرحيم

نَحْمَدُهُ وَنَصَّلِي عَلَى رَسُولِ الْكَرِيمِ وَالْأَلِّ وَصَحْبِهِ اَتَابَعْدُ: مَنْ گُوِيدَ مُحَبًّا سَادَاتِ عَظَامِهِ
عَلَمَائے کرام ملجمی الى اللہ المدعا بہر شاہ عغفی عنہ کہ امروز بتاریخ ۲۹ ربیع الثانی ۱۴۲۲ھ
سید محمد شاہ صاحب و سجاوں شاہ صاحب ازیں بے ہیچ مستفسر مسئلہ ذیل گشتم
و تحریرات عدیدہ علمائے کرام اندریں بارہ ملاحظہ کنایند فاجبت و علیہ
التکلان وما ابرئ نفسی.

﴿استفتاء﴾

چمی فرمایند علمائے دین و مفتیان شرع متین اندر ایں مسئلہ کہ مسکی محمد خان
ساکن ملہوت از قوم ڈھونڈ، حسب اجازت و حکم مولوی عبدالحق صاحب ساکن ملہوت
باکیے از ہاشمیات سیدات فاطمیات عقد نکاح وا زدواج نمود غیر مسترضی من
احد من الولاة القریبة او البعيدة هل یجوز هذا النکاح ام لا؟

﴿الجواب و حوا لملهم للصدق والصواب﴾

نکاح مذکور جائز نہیں و مفتی بخوازہ نہ تھا برولاۃ سیدہ ظلم رواد اشتہ بلکہ برکاتہ
اہل اسلام کے بمقتضائے آیت قل لا اسئلکم علیہ اجرًا الا المودة في
القریبی و فجواتے حدیث لا یؤمن احد کم حتی اکون احبت الیہ من والدہ
و ولدہ والناس اجمعین مودۃ و حب قرابت نبویہ رابر خود فرض وا زاصول ایمان
مے شمارند، جو رے حد و ستم بعد نمودہ چہ پر ظاہر است کہ در صورت نکاح سیدہ ہاشمیہ

دیکھ کر تمام مکاتب فکر کے علماء نے آپؒ کو اپنا متفقہ قائد تسلیم کیا۔ آپؒ جیسی
ہستیاں صد پوں بعد پیدا ہوتی ہیں۔ بقول اقبالؒ

عمر ہا در کعبہ و بت خانہ می نالد حیات
تا ز بزم عشق یک دنانے راز آید بروں
اور آپؒ تو ایسے دنانے راز ہیں کہ جن کی پریت کا سلسلہ صدائے کن فیکون سے
بھی پہلے کا ہے۔

کن فیکون تے کل دی گل اے اس اے پریت لگائی
توں میں حرف نشان نہ آہا جدوں دتی میم گواہی
اجے وی سانوں اوہ پئے ڈسے بیلے بوٹے کاہی
مہر علی شاہ رَل تاہیوں بیٹھے جدال سک دوہاں نوں آہی
آپؒ جیسے مستان بادہ السست میزان شرع بدبست کا علم سینہ نبوت سے مستفاد
ہوتا ہے۔ اس لیے احکام دینیہ کی تشریح و توضیح کا کام انہی کو زیب دیتا ہے۔ ہر شخص
اس منصب رفع کا اہل نہیں۔ اس لیے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ جن مسائل میں آپؒ کا
مسلک واضح طور پر تحریر ایسا راویہ ہم تک پہنچا ہے، اس کو بلا چون وچرا تسلیم کر لینے میں
ہی فلاح دارین مضر ہے۔

آنے والی سطور میں اس معرکہ الآراء مسئلے پر آپؒ کے قلم محبت رقم سے تحریر
شدہ فتویٰ اور زبان حق ترجیحان سے اداہا و المفوظ مبارک پیش کیا گیا ہے۔ اور آپؒ کے
مسلسل کی وضاحت کے لئے آپؒ کی اپنی تحریرات کے ساتھ ساتھ حضرت باویؒ کا
طرزِ عمل اور درگاہِ عالیہ کے علماء و مفتیان کے فتاویٰ کو زیب قرطاس کیا گیا ہے، جس کو
پڑھنے کے بعد ایک مثالی حق قاری ضرور بالضرور حق شناس ہو جائے گا۔

☆☆☆

النفس ولو صحت محبتک لله ولرسوله ﷺ احبت اهل بيت
رسول الله ﷺ ورأیت کل ما يصدر منهم في حقك مما لا يوافق
طبعك ولا غرضك انه جمال تننعم بوقوعه منهم فتعلم عند
ذالک ان هذا عنایة من الله الذي احببهم من اجله (إلى ان قال)
والله ما ذلك الا من نقص ايمانک و من مكر الله بك و
استدراجه ايّاک من حيث لا تعلم وصورة المكران تقول و تعتقد
انک في ذالک تذب عن دین الله و شرعيه . والسلام خير الختام.
العبد الملتجى الى الله المدعى بمحبته على شاه عفى عنه الله

﴿ترجمہ﴾

بسم الله الرحمن الرحيم

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ وَالْوَصِيْبِ اَمَا بَعْدُ:

ساداتِ عظام اور علمائے کرام کا محبت اور اللہ کی بارگاہ میں ملتی مہرشاہ عفی عنہ کہتا ہے کہ آج بتاریخ ۲۹ ربیع الثانی ۱۳۲۳ھ سید محمد شاہ صاحب و مجاوں شاہ صاحب اس بے یقین کے پاس درج ذیل مسئلے کے بارے میں استفسار کرنے کے لیے آئے اور علمائے کرام کی متعدد تحریریں اس بارے میں مجھے دکھائیں۔ پس میں نے جواب لکھا اور اللہ تعالیٰ کی ذات پر بھروسہ ہے اور میں اپنے نفس کی برآت نہیں کرتا۔

﴿استفتاء﴾

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متنیں اس مسئلے میں کہ مسمی محمد خان

فاطمیہ در غیر کفوپناء علی المودة والمحبة المذکورة هزارہا دل بوجہ ہتک حرمت اہل بیت رنجیدہ و شکستہ خواہند بود۔ متون فقہ مملوائد مشحون از عدم جواز ایں چنیں عقد عدم الکفاءة "العجمی لا یکون کفواللعربيّة ولو کان عالماً او سلطاناً وهو الاصح" (در مختار)، و یفتی فی غیر الكفوء بعدم جوازه اصلاح و هو المختار للفتوی لفساد الزمان. (در مختار) پس در صورت مسطورہ صحبت صحبت زنا خواهد بود۔ لہذا بر اہل اسلام لازم که سیده را از عجمی جدا کنند و مفتی صاحب را واجب که آئندہ از پنچیں افأَاتَ كَمْتَزِمَ هتک حرمت و شان اہلیت باشد توجہ نماید و متمسک نباشد بدینک سیادت قطعیّه نیست، فان عدم قطعیّه السيادة لا یستلزم قطعیّه عدم السيادة فرائحتها تکفی مساواة فی موجبات الہتک عند المحب اعادنا الله منه فكيف حال الواد و قد طلب علی‌اللهِ مَنِ الْمُوَدَّةَ فِي قِرَابَتِهِ

قال العامری:

احب لجّهَا السُّوْدَانَ حَتّى احّب لجّهَا السُّوْدَا الْكَلَابَ
وقال الشيخ الاکبر قدس سره الاطھر فی هذا المعنى

احب لجّک الحشان طراً و اعشق لا سمک البدر المنيرا
قیل کانت الكلاب السودتنا وشه و هو يتحبب اليها اعني
المجنون فهذا فعل المحب فی حب من لا تفیده محبتہ عند الله ولا
تورثه القرابة من الله فهل هذا الا من صدق المحبة و ثبوت الود فی

کا اولاً رسول ﷺ سے ہونا یقینی نہیں ہے کیونکہ اگر اس امر کا یقین نہیں تو یہ یقین کہاں سے حاصل ہو گیا کہ وہ غیر سیدہ ہے۔ سیدت کی بُھی محبت والے پر ہنگامہ حرمت سے مستوجب سزا ہونے کیلئے کافی ہے۔ خدا کی پناہ! چہ جائیکہ مدعاً مودت ایسے کرے۔ قیس بن عامر کہتا ہے کہ میں لیلیٰ کی محبت میں کالے جبشیوں سے محبت کرتا ہوں حتیٰ کہ سیاہ کتوں سے بھی۔ لہذا اہل ادب کیلئے تھوڑی سے نسبت بھی کافی ہے خیال کرنا چاہیے چنانچہ حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربیؑ اس بارے میں فرماتے ہیں کہ سیاہ کتے مجنوں کو تکلیف پہنچاتے تھے مگر وہ ان سے محبت کرتا تھا کیونکہ اس کی محبوبہ لیلیٰ کے نام کو لیلیٰ یعنی رات سے مناسب تھی جو سیاہ ہوتی ہے جبکہ یہ محبت خدا تعالیٰ کے نزدیک کچھ مفید نہیں۔

پس اہل بیتؑ کرام کی محبت اور مودت جس کا حکم نہیں نبی کریم ﷺ نے دیا ہے جو محبت خدا تعالیٰ کے نزدیک مفید ہے، کم از کم اس کی اتنی رعایت تو لازم ہے جتنی ایک مجازی محبت والا کرتا ہے۔ پس اگر اللہ اور اس کے نبی حبیب ﷺ کے ساتھ تیری محبت سچی ہے تو ضرور آنحضرت ﷺ کے اہلبیتؑ کو دوست رکھے گا اور ان سے جو بات تیری طبیعت کے خلاف واقع ہوگی، اسے یہ سمجھتے ہوئے کہ تقدیرِ الہی ایسے تھی، لہذا اہلبیتؑ کی طرف سے تکلیف پہنچنے میں لذت محسوس کرے گا اور اسے اللہ تعالیٰ کی عنایت سمجھے گا جس کی وجہ سے تو نے اہلبیتؑ سے محبت کی۔ پھر حضرت شیخؓ فرماتے ہیں کہ اہلبیتؑ کی حرمت کا خیال نہ کرنے میں مکرِ الہی کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ تیرا خیال ہو کہ میں دینِ الہی کی حفاظت کر رہا ہوں۔ والسلام خیر ختم العبد ابْحَى إِلَى اللَّهِ الْمَدْعُوبُ بِهِ عَلَى شَاهْ عَفْعَ عَنْهُ اللَّهُ

ساکن ملہوتِ قوم ڈھونڈنے، نے مولوی عبدالحق صاحب ساکن ملہوت کی اجازت و حکم سے ایک سیدہ ہاشمیہ فاطمیہ سے نکاح کیا ہے اور کسی قریبی اور بعدی ولی کی رضا مندی اس پر نہیں، کیا یہ نکاح درست ہے یا نہیں؟

﴿الجواب وهو ملخص للصدق والصواب﴾

نکاح مذکور جائز نہیں اور جواز کا فتویٰ والے نے فقط سیدہ مذکورہ کے ورثاء پر ظلم نہیں کیا بلکہ تمام اہل اسلام پر بھی ظلم کیا ہے کیونکہ حسب ارشادِ الہی قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ اور فرمان نبوی ﷺ لا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّىٰ أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالدِّهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ آنحضرور پر نو ﷺ کے اہل قرابت سے محبت رکھنا تمام اہل اسلام اپنے اوپر فرض اور اصولِ ایمان میں سے سمجھتے ہیں اور ظاہر ہے کہ غیر کفویں نکاح سیدہ ہاشمیہ فاطمیہ کی صورت میں محبت مذکورہ کی وجہ سے ہزار ہا دل اہلبیتؑ کی ہنگامہ عزت سے رنجیدہ ہوں گے۔ اور تمام متون فقہ اس قسم کے نکاح کے عدم جواز پر متفق ہیں کیونکہ یہ نکاح غیر کفوی میں ہے جیسا کہ الدُّرَّا المُخَاتَر میں ہے **أَعْجَمِيُّ لَا يَكُونُ كُفُوا لِلْعَرَبِيَّةِ وَلَوْ كَانَ الْعَجَمِيُّ عَالِمًا أَوْ سُلْطَانًا وَهُوَ الْأَصْحُ وَيُقْتَى فِي عَيْرِ الْكُفُوِ بِعَدْمِ جَوَازِهِ أَصْلًا وَهُوَ الْمُخْتَارُ لِفَسَادِ الزَّمَانِ**۔

پس صورت مذکورہ میں یہ صحبت زنا ہوگی۔ لہذا اہل اسلام پر لازم ہے کہ سیدہ کو عجمی سے جدا کرائیں اور مفتی پر لازم ہے کہ آئندہ اس قسم کے فتوؤں سے اجتناب کرے جن میں ہنگامہ حرمت اہل بیتؑ کرام ہو اور یہ وجہ پیش نہیں کرنی چاہئے کہ سیدہ

﴿حضرت قبلہ عالم کا ملفوظ مبارک﴾

”ایک دفعہ حضور انور قدس سرہ العزیز علاقہ بکڑا لہ تشریف لے گئے۔ وہاں کے علاقے دار و رئیس بکڑا لہ راجہ محمد خاں نے حاضر ہو کر میاں محمد صاحب کھڑی والا کی طرف سے سلام پیش کیا اور ایک سیدہ کے ساتھ غیر سید کے نکاح سے متعلق جواز کے ایک فتویٰ کا ذکر کیا جو موضع چکڑا لی میں ایک ایسے واقعہ کے بعد بعض علماء نے دیا تھا اور خدشہ ظاہر کیا کہ ایسے فتاویٰ سے دنیا میں طوفان بے ادبی پیدا ہو گا۔ قبلہ عالمؐ نے سلام کا جواب دینے کے بعد فرمایا ”کہ ایسے بے ادب گستاخ ہمارے پاس آنے کا حوصلہ نہیں رکھتے۔ جو لوگ عترت نبوت سے بے ادبی کرتے ہیں وہ اذلی بدجنت ہیں نہ وہ ہمارے پاس آتے ہیں اور نہ ہی ہم انہیں دیکھنا چاہتے ہیں۔ یہ مفتی صاحبان بھی عجیب ہیں اگر کوئی شخص لفظ عالم کو بے صیغہ تصریح عویض پڑھ دے یا علماء کے جو توں کی تو ہیں کر دے تو ایسا کرنے پر وہ فوراً کفر کا فتویٰ صادر کر دیتے ہیں مگر سفینہ محمدی ﷺ کی بے حرمتی کرنے والے کو وہ کچھ نہیں کہتے حالانکہ علماء کا شرف بے وصف علم ہے جو ذاتی نہیں اور بغیر عمل کے اس کی کوئی وقعت نہیں۔ اس کے بر عکس اہل بیت نبی ﷺ کا شرف ذاتی ہے جو آخر ضرعت ﷺ کی طرف انتساب کی وجہ سے انہیں موہوب ہوا ہے۔“

اس فتویٰ اور ملفوظ سے کلی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ اس کی بنیاد صرف اور صرف آقاۓ کل، ختم رسول ﷺ کی عزت، عظمت، حرمت اور محبت ہے۔ حضرت سیدنا پیر مہر علی شاہؒ کی ساری ترجیح یہی ہے قرآن میں ارشاد ہے۔ **إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ**

﴿فتاویٰ کے نکات کی وضاحت﴾

- ۱۔ سیدہ فاطمیہ کا کسی غیر سید سے نکاح جائز نہیں۔
- ۲۔ عربی عورت کیلئے عجمی مرد کفوہیں۔
- ۳۔ غیر کفوہیں نکاح جائز نہیں۔
- ۴۔ مذکورہ نکاح سے سیدہ کے ورثاء پر ظلم ہوا۔
- ۵۔ مذکورہ نکاح سے تمام اہل اسلام پر ظلم ہوا۔
- ۶۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حضرت نبی کریم رَوْفَ وَ رَجِمَ ﷺ کی آلِ پاکؓ کی محبت لازم فرمائی ہے۔
- ۷۔ حدیث شریف میں پیارے نبی اکرم ﷺ نے اپنی محبت کا اصل ایمان قرار دیا ہے۔
- ۸۔ ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی اہل بیتؓ سے محبت کرے، ان کی ہتھیک عزت سے باز رہے۔
- ۹۔ اہل بیتؓ کی ہتھیک حرمت مستوجب سزا ہے۔
- ۱۰۔ اہل ادب کے لیے تھوڑی تی نسبت بھی کافی ہے۔
- ۱۱۔ مکرالہی کی ایک صورت یہ ہے کہ بندہ اہل بیتؓ نبی کریم ﷺ کی ہتھیک حرمت کرتا ہے اور سمجھتا ہے کہ وہ خدا کے دین کی حفاظت کر رہا ہے۔



شریعت کا حکم منسوخ نہیں کیا گیا، احکام الہیہ اپنی جگہ پر باقی رہے، مگر پھر بھی رسول اکرم ﷺ نے ایسا حکم ارشاد فرمایا۔ صرف اس لئے کہ اس طرح سیدہ فاطمۃؓ رنجیدہ ہوں گی، انہیں اذیت ہوگی اور یہ اذیت حضرت رسول اکرم ﷺ کے قلب اطہر کیلئے اذیت کا سبب بنے گی اور جس نے آپ ﷺ کو اذیت دی وہ لازماً خدا کی طرف سے لعنت کا مستحق ٹھہرے گا۔

یہی وہ بنیادی نکتہ ہے جو حضرت سیدنا پیر مہر علی شاہؒ اور محققین علماء و سادات کرام کے فتویٰ کی اصل ہے۔ ان حضرات کی نظر میں کامل ترجیح اسی کو حاصل ہے۔ انہوں نے تمام اہل اسلام کے ساتھ خیر خواہی فرمائی تاکہ کوئی شخص اس طرح اللہ کی لعنت میں گرفتار نہ ہو۔ دنیا میں ایسی کوئی مجبوری رب تعالیٰ نے کسی مسلمان کیلئے نہیں رکھی کہ اس کو رشتہ ہی نہ ملے سوائے اس کے کہ وہ کسی سیدہ فاطمیہؓ سے نکاح کرے اور نہ ہی سادات بنو فاطمہؓ کے لیے دنیا میں ایسی کوئی مجبوری رکھی ہے کہ آل رسول ﷺ میں اتنی قلت ہو جائے کہ سادات کرام اپنی بیٹیاں غیر سادات سے بیانہ پر مجبور ہو جائیں۔ تو پھر خواہ متوہہ میں کیوں عاقبت بر بادی جائے اور اللہ کی رحمت چھوڑ کر اس کی لعنت اختیار کی جائے۔

اسی بنیادی شرعی نکتہ کو سامنے رکھتے ہوئے سیدہ فاطمیہ کا غیر سید کے ساتھ نکاح ناجائز قرار دیا گیا۔ اس موقف کی مزید تقویت کیلئے وہ احادیث مبارکہ سامنے رکھنی چاہئیں جو قبلہ عالمؓ نے تصفیہ ما بین سنی و شیعہ میں تفسیر روح البیان کے حوالے سے نقل فرمائی ہیں:

اللّهُ وَرَسُولُهُ، لَعْنَهُمُ اللّهُ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُهِينًا۔
(بے شک وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو اذیت دیتے ہیں، ان پر دنیا و آخرت میں اللہ تعالیٰ نے لعنت کر دی ہے اور ان کے لیے رسماً کن عذاب تیار کر رکھا ہے) رہی یہ بات کہ یہاں تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو اذیت دینے کی بات ہے۔
اہل بیت نبی ﷺ کیسے اس میں شامل ہو گئے؟

حضرت قبلہ عالمؓ نے اپنی کتاب تصفیہ ما بین سنی و شیعہ میں مشہور محقق و مفسر صاحب روح البیان کی نقل فرمودہ احادیث مبارکہ تحریر فرمائی ہیں۔ ان میں پہلی حدیث یہ ہے۔

وَعَنْهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ حُرِّمَتُ الْجَنَّةُ عَلَى مَنْ ظَلَمَ أَهْلَ بَيْتِيْ وَ
آذَانِيْ فِيْ عَتْرَتِيْ
آنحضر پر نبی ﷺ نے فرمایا: جنت اس پر حرام کردی گئی جس نے میری اہلیت پر ظلم کیا اور میری آلؓ کے معاملے میں مجھے اذیت دی۔

اس حدیث مبارکہ سے بالکل واضح ہو گیا ہے کہ اگر اہل بیت نبی ﷺ میں کسی پر ظلم ہوا اور انہیں اذیت ہوئی تو آنحضرت ﷺ کو اذیت ہوئی اور وہ شخص حکم قرآنی کی رو سے دنیا و آخرت میں اللہ کی لعنت کا مستحق ہو گیا۔

شریعت مطہرہ میں اس بات کی اجازت ہے کہ کوئی شخص ایک سے زائد نکاح کر لے۔ خود نبی مکرم و مختار ﷺ نے اور صحابہ کرامؓ نے کئی کئی شادیاں کیں مگر رسول اکرم ﷺ نے حضرت مولیٰ علیؓ کو سیدہ فاطمہؓ کے ہوتے ہوئے دوسری شادی کرنے سے منع فرمادیا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے شریعت میں اجازت موجود تھی،

۷۔ الا مَنْ مَاتَ عَلَىٰ حُبِّ الْجَنَّةِ
مُحَمَّدٌ عَلَيْهِ فُتْحٌ لَهُ، فِي قَبْرِهِ
جَنَّتْ كَوْنَتْ دَوْرَاهُ كَوْنَتْ
بَابَانِ إِلَى الْجَنَّةِ
جَاءَ مَيْنَگَے۔

۸۔ الا مَنْ مَاتَ عَلَىٰ حُبِّ الْجَنَّةِ
مُحَمَّدٌ عَلَيْهِ جَعْلَ اللَّهُ قَبْرَهُ
كَيْ قَبْرَهُ رَحْمَةُ مَزَارِ مَلَائِكَةِ الرَّحْمَةِ
زِيَارَتْ گَاہِ بَنَادِيَا۔

۹۔ حُرِّمَتِ الْجَنَّةُ عَلَىٰ مَنْ ظَلَمَ
أَهْلَ بَيْتِ وَآذَانِي فِي عِتْرَتِي
مِيرِی اہلِ بَیْتِ پُرْظَلَمِ کیا اور مِیرِی آلِ
کے معاَلے میں مجھے اذیت دی۔

۱۰۔ أَلَا وَمَنْ مَاتَ عَلَىٰ بُغْضٍ أَلِ
مُحَمَّدٌ عَلَيْهِ مَاتَ كَافِرًا
موت آئی وہ کافر ہو کر مرا۔

۱۱۔ أَلَا وَمَنْ مَاتَ عَلَىٰ بُغْضٍ أَلِ
مُحَمَّدٌ عَلَيْهِ لَمْ يُشْرِكْ رَائِحَةً
الْجَنَّةِ
جَنَّتْ کی ہوا بھی نہ پائے گا۔

آپؒ نے حضرت اشیخ محبی الدین ابن عربیؓ کا قول نقل کیا ہے کہ مسلمان کو ہرگز یہ مناسب نہیں کہ وہ ان لوگوں کی نمدت یا تحقیر کرے جن کی طہارت اور تحفظ کی خود اللہ تعالیٰ نے گواہی دی ہے۔ یہ فضل و کرم ان کے کسی عمل کا نتیجہ نہیں بلکہ

۱۔ مَنْ مَاتَ عَلَىٰ حُبِّ الْجَنَّةِ
مُحَمَّدٌ عَلَيْهِ مَاتَ شَهِيدًا
جَوَرَتْ دَمْ تَكْ حَبَّ الْجَنَّةِ پَر
قَاتَمَ رَهَا اسْ نَ شَهَادَتْ کَيْ مَوْت
پَائِي۔

۲۔ أَلَا مَنْ مَاتَ عَلَىٰ حُبِّ الْجَنَّةِ
مُحَمَّدٌ عَلَيْهِ مَاتَ مَغْفُورًا لَهُ
آلِ مُحَمَّدٌ عَلَيْهِ پُرْقَاتَمَ رَهَا وَهُبَخْشَا هُوَ مَارَ

۳۔ أَلَمْ مَنْ مَاتَ عَلَىٰ حُبِّ الْجَنَّةِ
مُحَمَّدٌ عَلَيْهِ مَاتَ تَائِيَا
آلِ مُحَمَّدٌ عَلَيْهِ کَيْ محْبَتْ پُرْقَاتَمَ رَهَا وَهُمْ قَوْل
التوبَہ ہو کر مرا۔

۴۔ أَلَمْ مَنْ مَاتَ عَلَىٰ حُبِّ الْجَنَّةِ
مُحَمَّدٌ عَلَيْهِ مَاتَ مُؤْمِنًا
کَيْ محْبَتْ پُرْقَاتَمَ رَهَا وَهُمْ کَاملِ ایمانِ والا
مُسْتَكْمِلِ الْایمَانِ
مُؤْمِنْ ہو کر مرا۔

۵۔ أَلَا مَنْ مَاتَ عَلَىٰ حُبِّ الْجَنَّةِ
مُحَمَّدٌ عَلَيْهِ بَشَرَةُ مَلَكُ
المَوْتِ بِالْجَنَّةِ ثُمَّ مُنْكَرٌ وَ اسْ کَلِیَّتْ جَنَّتْ کَیْ بَثَارَتْ لَائِے
نَکِیْرٌ

۶۔ أَلَا مَنْ مَاتَ عَلَىٰ حُبِّ الْجَنَّةِ
مُحَمَّدٌ عَلَيْهِ بَيْزُفُ إِلَى الْجَنَّةِ
آلِ مُحَمَّدٌ عَلَيْهِ کَيْ محْبَتْ پُرْرَهَا وَ جَنَّتْ کَي
کَيْ ما تَرْفُعُ الْعُرُوسُ إِلَى بَيْتٍ طَرَفَ اسْ طَرَحَ جَائِے گا جَسْ طَرَح
رَوْجَهَا
لَهُنَ اپِنے دُولَہَا کے گھر جاتی ہے۔

من جملہ ان اوصیہ شریفہ کے امر قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا
الْمَوَدَّةُ فِي الْقُرْبَىٰ یعنی مکالی دوستی اور خلوصی محبت اہل بیت کے ساتھ رکھو جن کے
حق میں إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرُكُمْ
تَطْهِيرًا فرمایا ذالک فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمُ.

اس مقام میں جو کچھ مفسرین نے لکھا ہے وہ تو کسی کو بالا صالة اور کسی
کو بالتبغیۃ معلوم ہے۔ اس واسطے اس کا لکھنا ضروری نہیں سمجھا جاتا البتہ کچھ
کلام شیخ اکبر قدس سرہ الاطہر کی جو پیشوائے اہل کشف و شہود ہیں، فتوحات مکہیہ
باب ۲۹ (انتیس) میں سے نقل کی جاتی ہے: (خلاصہ ترجمہ: کل اولادِ فاطمہؑ جو
قیامت تک ہونے والی ہے، آیتِ تطہیر میں داخل ہے یعنی پاک اور مغفور ہے گو
اظہار ان سے گناہ بھی صادر ہو، تاہم بعد اجراء حد و شرعیہ مغفور ہیں۔ ان کی تو یہیں
اور مذمت کسی اہل اسلام کو جائز نہیں اس گروہ پاک کے پاک ہونے کی مدارکی
عمل پر نہیں بلکہ یہ محض فضل خدا ہے جس کو چاہتا ہے دیتا ہے) پھر اس کے بعد
فرماتے ہیں۔

(خلاصہ ترجمہ: اس گروہ پاک کی مذمت کرنے والا خود محل مذمت ہوتا ہے
اگرچہ ان سے گناہ بھی صادر ہو۔ جو شخص اللہ اور رسول ﷺ کے ساتھ ایمان رکھتا ہو
اس کو چاہئے کہ اس پاک فرقہ کے ظلموں کو بھی بمنزلہ جریان قضاؤ قدر سمجھے یعنی ظلم کو
بھی ان کی طرف منسوب نہ کرے بلکہ راضی ہو کر مسلم رکھے۔ اگر اس قدر ایمان قوی
نہ رکھتا ہو تو ہر مصیبت میں جو اس کو اپنے مال جان یا عزت میں اہل بیت سے پہنچے، صبر
کرے۔ ہاں، احکام شرعیہ بے شک ان پر جاری کئے جائیں گے مگر اہل اسلام کو ان

محض فضل ربانی ہے اور اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اپنے فضل سے نوازتا ہے۔ اے
دوست! اگر اللہ تعالیٰ تمہارا حجاب دور فرما کر تمہیں اہل بیت کی شان اور رتبہ جو ان کو
عند اللہ آخرت میں حاصل ہوگا، دکھلا دے تو ضرور تو پچھے دل سے ان کی غلامی کرے
گا۔

مزید برآں آپؐ کی سوانح حیات مہر منیر میں موجود وہ تحریر بھی قبل مطالعہ
ہے، جو آپ نے کوٹ فتح خاں ضلع کیمبل پور کے سید مزمل شاہ صاحب کے خط کے
جواب میں ارسال فرمائی تھی۔ جب رئیس کوٹ فتح خاں کی طرف سے سادات
خاندان کی بے حرمتی کی گئی اور اس کی شکایت حضرت والا کو پہنچی تو آپ نے لکھ
بھیجا۔

”از درویش دلریش محبت الفقراء مہر علی شاہ گولڑوی!
 قادر مطلق و حکیم برحق جل شانہ نے خلق کو زوج زوج یعنی جفت بپیدا
کر کے خود کو فردیت اور یکتائی میں وحدہ لا شریک کہا۔ پھر بعض کو بعض پر فضیلت دے
کر سب کو فقراء اور اپنے کو غنی ٹھہرایا۔ کو اکب سے آفتاب اور ایام سے یوم جمعہ علی ہذا
القياس حتیٰ کہ انبیاء سے باعث ایجادِ عالم صاحب تاج لو لاک احمد مجتبی محمد مصطفیٰ ﷺ
کو ممتاز فرمایا وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدَّثَ كا ارشاد پہنچا کر آدم وَمَنْ دُونَهُ
تَحْتَ لِوَائِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ سنوا یا پھر بہ واسطہ جمیلہ اس جبیب ازلی اور شاہدِم بیزلی
کے اپنے کلام پاک کو نازل فرمایا کہ عہد دیرینہ یوم بیثاق بجواب آل سُلْطُ بِرَبِّكُمْ
جس کو ہم باعث تماڈی قرون کیشہ کے بھول گئے تھے، یاد دلایا اور اطاعت اوار و
اجتناب نواہی کو دلیل استقامت اور پختگی عہد مذکور کی ٹھہرایا۔

تَشْعُرُونَ اس بے ادبی کے سبب تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں گے اور تمہیں شعور بھی نہ ہوگا۔ سیدہ فاطمیہ سے نکاح کر کے ساری زندگی کس طرح کوئی بندہ خود پر قابو رکھ سکتا ہے اگر ذرا برابر بھی ظلم ہوا یعنی حق تلفی ہوئی اور سیدہ خاتون کی دل آزاری ہوئی تو لازماً حبیب خدا محمد مصطفیٰ ﷺ کے قلب اطہر کو اذیت ہوگی اور بندہ فوراً اللہ کی لعنت کا مستحق قرار پائے گا۔ قرآن و حدیث کی واضح تنبیہات اور فقہاء احتجاف کی تصریحات ”یفتی فی غیر الکفو بعدم جوازه اصلاً“ ہو المختار للفتوی لفساد الزمان (در مختار)۔ العجمی لا یکون کفوأ للعربیہ ولو کان عالماً او سلطاناً و هو الاصح“ (در مختار) نیز اس کے علاوہ متون و شروحات کو سامنے رکھ کر حضرت سیدنا پیر مہر علی شاہؒ نے سیدہ فاطمیہ کے ساتھ غیر سید کے نکاح کو ناجائز قرار دیا۔ آپؒ نے مسلمانوں کو عذابِ الہی اور نارِ جہنم سے بچانے کیلئے اور مسلمانوں کے ساتھ خیر خواہی کرتے ہوئے یہ فتویٰ صادر فرمایا۔ اور بعد کے ادوار میں ہر مفتی نے اس درگاہِ فلک جاہ سے صرف وہی فتویٰ دیا جو قبلہ عالم کا مسلک تھا یعنی کسی طرح بھی سیدہ فاطمیہ کا نکاح کسی بھی غیر سید سے جائز نہیں بوجہ غیر کفو ہونے کے۔ اس تاریخی تو اتر کو ثابت کرنے کے لیے وہ تمام فتاویٰ با ترتیب پیش کیے جا رہے ہیں۔



کی مذمت نہ کرنی چاہئے اور اپنے حقوق کو ترک کرنا، ان کی تعظیم کے واسطے اولیٰ ہے اور کیوں کر ایسا نہ ہو جب کہ حبیب اکرم ﷺ کل اہل اسلام سے اپنی اہل قرابت کے واسطے دوستی رکھنے کا حکم فرمائے ہیں۔ بہ موجب اس آیت کریمہ کے **فُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةُ فِي الْقُرْبَى**۔ پھر ان کے ساتھ بعض رکھنے کے بعد کل حشر کے دن ان کے سامنے کس طرح منہ دکھائیں گے اور شفاقت کی امید رکھیں گے۔ اسی کتاب ”مہمنیر“ میں آپ کے ملفوظات طبیبات میں سے ہے کہ ایک روز اہل بیت کرامؐ کی شان میں خن جاری ہوا تو فرمایا: حضرت شیخ عطارؓ نے ایک حدیث روایت کی ہے کہ مَنْ أَمْنَ بِمُحَمَّدٍ عَلَيْهِ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِآلِهِ فَلَيْسَ بِمُؤْمِنٍ (جو کوئی حضرت محمد ﷺ پر ایمان لا یا گمراہ ﷺ کی آل پر ایمان نہ لا یا وہ مومن نہیں ہے)۔

ان حوالہ جات سے یہ بات بخوبی سمجھ آتی ہے کہ حضرت قبلہ عالم سیدنا پیر مہر علی شاہؒ نے ادب خصوصاً ادب نبیؐ وآل نبیؐ کو دین و ایمان کے معاملہ میں بنیادی حیثیت قرار دیا ہے۔ بحیثیت امام اور مرشد کامل آپؒ کی ذمہ داری تھی کہ کل اہل اسلام اور خصوصاً اپنے ارادت مندوں کو عذابِ الہی کے خطرے سے آگاہ فرمادیں کہیں وہ بے خبری میں ایسا نکاح کر لیں اور پھر ان حقوق و تعظیمات و تحریمات کا لحاظ نہ رکھ سکیں جو قرآن و حدیث میں اس طرح لازم کئے گئے کہ ان میں ہونے والی کوتاہی اذیت رسول اکرم ﷺ کا باعث بن جائے اور بندہ لعنتِ الہیہ میں گرفتار کر لیا جائے۔ یہی قرآن مجید میں کہا گیا ہے کہ اگر آنحضرت ﷺ کے سامنے آواز بلند کرنے کی بے ادبی بھی سرزد ہوگئی تو ان تَحَبَّطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنْتُمْ لَا

﴿فتاویٰ مفتیان گولڑہ شریف﴾

(۱)

حضرت قاری غلام محمد پشاوریؒ

آپؒ نے قبلہ عالمؐ کے عہد مبارک ہی میں یہاں امامت و تدریس اور افتاء کی ذمہ داریاں سنبھالیں۔ یہی وہ قابل صد احترام شخصیت ہیں جنہوں نے قبلہ عالمؐ کے وصال پر آپؒ کو نسل دینے اور نماز جنازہ پڑھانے کی سعادت حاصل کی۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ حضور اعلیٰؐ کی نظر میں بہت معتبر تھے، اسی لئے حضرت قبلہ بابو جیؒ نے انہیں قبلہ عالمؐ کی نماز جنازہ پڑھانے کے اہل سمجھا۔ ان کی خدمت میں استثناء کیا گیا کہ علمائے دین مفتیان شرع میں اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں کہ سیدزادی سے نکاح کرنا اس شخص کیلئے جو سیدنیں جائز ہے یا نہیں؟ تو حضرت قاری غلام محمد پشاوریؒ نے جواب لکھا:

الجواب:

صحیح النسب اولاً دخاتون جنت (علی ایہما و علیہما الصلوٰۃ والسلام) سیدزادی کا عقد نکاح غیر سید سے، خواہ کسے باشد، بالاتفاق علماء محققین نہ صرف ناجائز بلکہ خاندان سادات پر خصوصاً اور کافہ اہل اسلام پر عموماً جور و ظلم ہے۔ به مقتضائے آیہ:

قُلْ لَا أَسْلِكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةُ فِي الْقُرْبَىٰ

باب دوم

اور بخوائے حدیث:

لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّىٰ أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلِيِّهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ
جوکہ مودت اور حب قربت نبوی کو اپنے آپ پر فرض اور اصول ایمان سے
جاننتے ہیں، ان پر صاف ظاہر ہے کہ ایسے نکاح کی وجہ سے ہزاروں مسلمانوں کے دل
بوجہ ہتکِ اہل بیت رنجیدہ اور شکستہ ہوں گے۔ چنانچہ متون فتاویں قسم کے عقد کے
عدم جواز سے مملو اور بھرپور ہیں بوجہ عدم الکفارة۔ خاص کر اقوام ہند کے متعلق یہ فیصلہ
قطعی ہے کیوں کہ ان کے انساب ضائع ہو چکے ہیں۔

الْعَجَمِيُّ لَا يَكُونُ كُفُوا لِلْعَرَبِيَّةِ وَلَوْ كَانَ الْعَجَمِيُّ عَالَمًا أَوْ سُلْطَانًا وَهُوَ
الْأَصَحُّ. وَيُقْتَى فِي غَيْرِ الْكُفُوِّ بِعَدْلِ جَوَازِهِ أَصْلًا وَهُوَ الْمُحْتَار لِفَسَادِ الزَّمَانِ
پس در صورت بالاصحیت، محبت زنا ہو گی لہذا جملہ اہل اسلام پر لازم ہے کہ
سیدزادی کو ایسے بد باطن اور دشمن اسلام و خاندان نبوت سے جدا کروا کے واپس
لا میں اور ایسے شخص سے جب تک وہ واپس نہ کرے دینی اور دنیاوی تعلقات قطع
رکھیں اور اسے اپنادینی دشمن سمجھیں نیزا ایسے شخص کے خویش واقارب پر خاص کر شرعاً
لازم ہے کہ وہ بوجہ غیرت دینی سیدزادی کو اس سے واپس دلانے میں پوری پوری
کوشش کریں اور جب تک واپس نہ کرے اس سے دینی و دنیاوی تعلقات منقطع
رکھیں۔

والسلام

غلام محمد، مقیم آستانہ عالیہ گولڑہ شریف
بھکم حضرت قبلہ سجادہ نشین صاحب دربار عالیہ غوثیہ

(۲)

حضرت مولا نا محبّ النبی صاحبؐ

آپؐ موضع بھوئی ضلع اٹک کے رہنے والے تھے۔ آپؐ کا خاندان علم و فضل اور زہد و تقویٰ میں مشہور تھا۔ آپؐ کے جدا مجدد حضرت مولا نا محمد شفیع قریبیؐ، قبلہ عالمؐ کے استاد تھے اور آپؐ خود قبلہ عالمؐ کے شاگرد تھے۔ آپؐ طویل عرصہ تک درگاہ غوثیہ مہریہ گولڑہ شریف میں تدریس و افقاء کے منصب پر فائز رہے۔

حضرت قبلہ سیدنا پیر غلام مجی الدین صاحب بابو جیؐ کی خدمت قدسیہ میں ادارہ اخبار کے ایڈٹر سعادت علی شاہ صاحب گیلانی نے اپنے خط کے ذریعے استفتاء کیا کہ وہ اپنے اخبار کے ایک ضمیمہ کی شکل میں کتاب شائع کرنا چاہتے ہیں جس کا عنوان ہے ”کیا سیدہ فاطمیہ کا نکاح غیر سید سے جائز ہے؟“ اس مسئلہ میں پنجاب کے سجادہ نشین حضرات کی آراء بھی شامل کی جائیں گی۔ آپؐ سے بھی مودّبانہ درخواست ہے کہ اپنے دینی موقف سے آگاہ فرمائیں۔ عدم جواز نکاح سیدہ با غیر سید کے بارے میں مفصل اپنی قلم سے تحریر فرمایا کہ اس نیاز مند کو ارسال فرمائیں اور اس خاندانی مسئلہ کے تحفظ میں اس نیاز مند کی امداد فرمائیں۔ علماء سُو کا ایک کثیر طبقہ جو شیعہ سنی دونوں فرقوں میں پایا جاتا ہے وہ جواز کا حامی ہے۔ یہ چیز سادات بنو فاطمہ کو قابل قبول نہیں۔ آئیے اپنے اسلاف صالحین کے نام پر ان کی عزت و عظمت اور ناموس کیلئے میری امداد فرمائیے اور عنده اللہ ماجور ہوں۔ اس کا جواب حضرت سیدنا قبلہ بابو جیؐ نے یوں تحریر فرمایا:

الجواب:

ہم سے یہ دریافت کیا گیا کہ سیدہ فاطمیہ کا نکاح غیر سید سے جائز ہے یا نہیں؟ شرعی مسئلہ تو علمائے کرام ہی بتائیں گے۔ ہم اندریں بارہ عمل اولیاء کرام بیان کر سکتے ہیں۔ ہمارے بزرگانِ شجرہ نے ادب اولادِ جناب فاطمۃ الزہراؑ کو ملحوظ رکھا ہے۔ ایسے نکاح کا کبھی خیال تک بھی نہیں کیا اور نہ اسے کبھی روا رکھا ہے۔ نسبت جناب سیدۃ النساء العالمینؓ کوئی معمولی نسبت نہیں ہے کہ ان کے شرف کو گھٹایا جائے، اس لئے کہ حضور سرور کائنات فخر موجودات سید عالم ﷺ نے سیدہ اولادِ جناب سیدہؓ کو ہمارا سردار قرار دیا ہے۔

لکھا:

الجواب ہو الموقن للصدق والصواب:

سیدہ فاطمیہ کا کفوغیر طی نہیں ہو سکتا اور ہر وہ جزوی جو اس کے خلاف فتنہ حنفی میں ملے گی، حسب قاعدہ کلیہ فقہاء احناف حمّم اللہ تعالیٰ "لَازِمُ الْمَذْهَبِ لَيْسَ بِمَذْهَبٍ" نہ ہی حیثیت نہیں رکھتی۔ هذَا مِنْ عِنْدِي وَالْعِلْمُ الْعَامُ عِنْدَ اللَّهِ الْعَلَّامُ.

عبدہ العاصی محبّ النبی زمل آستانہ عالیہ غوثیہ گواڑہ شریف

دوسرافتویٰ:

سیدہ فاطمیہ کا کفوغیر سید نہیں ہو سکتا خواہ وہ کتنا بڑا ہی چوہدری کیوں نہ ہو۔

ہاں اگر کوئی سید یا سیدہ بے غیرتی اور نگ وعار کو اپنا خیر بنائے تو کل فردائے قیامت حضرت فاطمۃ الزہراءؓ کے سامنے جواب ہی کاذمہ دار ہو گا۔

عبدہ العاصی محبّ النبی زمل آستانہ عالیہ غوثیہ

تیسرا فتویٰ:

الحانچ پیر سید محمود شاہ صاحب سجادہ نشین خانقاہ محبوب آباد حولیاں ضلع ہزارہ کی تصنیف "السیف الصلوٰل" میں ٹھوس دلائل کی بنا پر غیر سید کے ساتھ سیدہ فاطمیہ کا نکاح ناجائز قرار دیا گیا۔ مولانا عبدالحکیم صاحب خطیب جامع مسجد بازار حولیاں نے اس کتاب کی تصدیق و تائید فرمائی بعد میں اس کتاب پر اعتراض اٹھایا گیا کہ اس کتاب میں جو اہل بیت رسولؐ کی فضیلت اور تعظیم بیان کی گئی ہے وہ مذہب اہل سنت کے خلاف ہے۔ اس کتاب میں صحابہ کی تعظیم اور عزت کا اظہار نہیں کیا گیا اور سیدہ کا نکاح غیر سید سے باطل کہنا مذہب سنی حنفی سے ثابت نہیں ہے۔ اس بارے میں درگاہ غوثیہ گواڑہ شریف سے فیصلہ فرمانے کی درخواست کی گئی تو مفتی درگاہ حضرت مولانا محبّ النبی صاحب نے تحریر فرمایا:

الجواب ہو الموقن للصواب:

تعظیم اہل بیت جو کہ کتاب السیف الصلوٰل میں بیان کی گئی ہے اس میں صراحة نسبت نبی ﷺ کو ملحوظ رکھ کر کی گئی ہے، جس نسبت کا لحاظ رکھنا ہر مومن پر فرض اولین ہے۔ سیدہ کا نکاح غیر سید سے برداشت مفتی بہادر بارہ عدم کفاءت نزد امام عظیمؐ غیر منعقد ہوتا ہے اور مضمون کتاب درست ہے۔ مصنف علامہ

(۳)

مولانا مفتی محمود شاہ

آپ راولپنڈی کے رہنے والے تھے۔ حضرت قبلہ سیدنا بابو جی عرصہ دراز تک چاولہ گیراج صدر راولپنڈی میں ان کے پیچھے مغرب اور عشاء کی نمازیں ادا فرماتے رہے۔ گاہے گاہے درگاہ گوڑاہ شریف میں آنے والا استفتاء انہیں پیش کیا جاتا تھا اور وہ فتویٰ تحریر فرماتے تھے۔ حیدر زمانی ایم بی پرائمری سکول گوجرانوالہ کی طرف سے لکھا گیا کہ زید جو کہ سید نہیں ہے اور عمر و کے متعلق مشہور ہے کہ وہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی کے خاندان میں سے ہے کیا زید کا نکاح عمرو کی لڑکی کے ساتھ ہو سکتا ہے؟ اگر یہ بے ادبی ہے تو کیا زید کی اقتداء میں نماز ادا کرنا درست ہے اور جو لوگ ایسے نکاح میں شریک تھے کیا وہ بے ادبی کے مرتب نہیں ہوئے؟ مولانا مفتی محمود شاہ صاحبؒ نے فتویٰ لکھا:

الجواب:

صورت مسئولہ میں زید کا نکاح عمرو کی لڑکی کے ساتھ ناجائز ہے اور مستلزم ہے بے ادبی کا اور حرمت خاندان نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اور دل شکنی اور ظلم ہے تمام اہل اسلام پر کیونکہ محبت اور موادت نبی علیہ السلام کی اور اہل بیت کی جو کہ مامور ہے جیسا کہ ارشادِ الہی ہے:

قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةُ فِي الْقُرْبَىٰ

نیز ارشادِ بنوی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے:

حضرت سید محمود شاہ صاحب کی جمیع تصانیف میں تمام صحابہ کرامؐ کی تعریف نہایت عجیب پیرا یہ میں موجود ہے اور زبانی بھی مشاہدہ کیا گیا ہے۔ بنابرآں بندہ نے شاہ صاحب موصوف کو صحیح العقیدہ سی حنفی عالم با عمل پایا۔
هَلَّا مِنْ عِنْدِنِي وَالْعِلْمُ الْعَامُ عِنْدَ اللَّهِ.

عبدہ العاصی محبت النبی

نزیل آستانہ عالیہ غوثیہ گوڑاہ شریف

اسی طرح طالب حسین شاہ مہاجر تھیرہ آزاد کشمیر نے اس سلسلے میں سوال بھیجا تو حضرت مولانا محبت النبیؒ نے وہی جواب لکھا کہ سیدہ کے ساتھ غیر سید کا نکاح باطل ہے۔



اور زید امامت کا اہل نہیں ہے نہ اس کے پیچھے اقتدا کرنا جائز ہے کیونکہ وہ مرتكب حرام علی الدوام ہے اور مرتكب حرام امامت کا اہل نہیں ہو سکتا جیسا کہ کبیری میں ہے۔

وَيَكُرِهُ لِإِلَامَ أَنْ يَوْمَ قُومًا وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ وَلَكِنْ بِشَرْطِهِ أَنْ يَكُونَ كِرَاهَتُهُمْ لِوَجْهٍ شَرِيعِيٍّ.

اس سے بڑھ کر وجہ شرعی اور کیا ہو سکتی ہے کہ ہمیشہ فعل حرام میں حلال سمجھ کر بتلا رہنا بلکہ واجب العزل ہے اور جو لوگ کہ باوجود علم کے اس نکاح کی مجلس میں شریک ہوئے تو وہ بھی یقیناً مرتكب حرام اور بے ادب ہوں میں شمار ہیں بلکہ احتلال المعصیۃ اور عمومی اور ہلاکا سمجھنا معصیت کا کفر ہے۔ جیسا کہ شرح عقائد میں ہے۔
وَاسْتِحْلَالُ الْمَعْصِيَةِ صَغِيرَةٌ كَانَتُ أَوْ كَبِيرَةٌ وَالْأُسْتَهَانَةُ بِهَا كُفْرٌ، الخ
محمد محمود شاہ کان اللہ
از دربار عالیہ گلزار شریف

سوال نمبر 2:

حافظ فضل الہی امام مسجد گوٹھ فتح محمد ضلع نواب شاہ سندھ نے فتویٰ طلب کیا کہ
قرآنی آیت وَجَعَلَنَا كُمْ شُعُوبًا وَ قَبَائِلَ لِتَعَارِفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ
الْتَّقْمُمُ کو دلیل بناء کر سیدزادی کا نکاح کسی دیندار غیر سید کے ساتھ جائز ہے یا نہیں؟
سید محمد محمود شاہ صاحب نے اس کا جواب تحریر کیا:

الجواب:

سادات بفضلہ تعالیٰ دنیا میں ہزاروں موجود ہیں۔ یہ سلسلہ خدا کے فضل

لَا يُؤْمِنُ أَحَدٌ كُمْ حَتَّىٰ أَكُونَ أَحَبَّ إِلِيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلِيْدِهِ وَالنَّاسِ
أَجْمَعِينَ

بنابریں محبت کا تقاضا ہے کہ اپنے محبوب کو تمام مافی الدنیا سے اعلیٰ اور بڑھ کر سمجھنا اور نکاح کا تقاضا ہے منکوحہ کو ناکح کا مملوکہ اور خادمہ اور مستفرشہ بنا جیسا کہ ارشاد الہی ہے:

الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ . وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ
کیا دونوں چیزوں کے تقاضوں میں اختلاف نہیں ہے اور ترک محبت اور
بے ادبی اور ہتھ کنہیں ہے اور مومنین محبین کے دلوں کو ایذا پہنچانا نہیں ہے؟ علاوہ بے
ادبی، ترک ادب وغیرہ یہ نکاح شرعاً ناجائز ہے کیونکہ عجمی مطلق عربیہ کا کفونیں بن سکتا
چہ جائیکہ علویہ کا۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ نسبت عربی کو ایسے ہے جیسے کہ عبد کوموی کی طرف
اوہ مملوک کو مالک کی طرف اور عبد مملوک کا نکاح اپنے مالک کے ساتھ ناجائز ہے اور
نہیں ہو سکتا تو عجمی کا عربیہ کے ساتھ بھی نہیں ہو سکتا درختار میں ہے۔

الْعَجَمِيُّ لَا يَكُونُ كُفُوا لِلْعَرَبِيَّةِ وَلَوْ كَانَ الْعَجَمِيُّ عَالِمًا أَوْ سُلْطَانًا وَهُوَ
الْأَصَحُّ الْخ

نیر درختار میں ہے:

وَيُفْتَنُ فِي غَيْرِ الْكُفُوِ بِعَدَمِ جَوَازِهِ أَصْلًا وَهُوَ الْمُحْتَارُ لِفَسَادِ الزَّمَانِ وَ
فِي الْهِنْدِيَّةِ وَالْأَصَحُّ أَنَّهُ أَيُّ الْعَالَمِ لَا يَكُونُ كُفُوا لِلْعَلَوِيَّةِ وَفِي الْعَيْنِيِّ ثُمَّ إِعْلَمُ
أَنَّ الْإِعْتَبَارَ لِلْكَفَاءَةِ إِنَّمَا هُوَ مِنْ جَانِبِهَا لِأَنَّ الشَّرِيقَةَ تَابِيٌّ أَنْ تَكُونَ فِرَاشاً
لِلْخَسِيسِ.

مولانا فیض احمد فیض

آپ بستی بختاور تخلیص و ضلع بھکر کے رہنے والے تھے تخلیص علم کے بعد درگاہ غوثیہ مہریہ گولڑہ شریف میں تدریس اور خطابات و افتاء کے منصب پر فائز ہوئے۔ آخری عمر تک علمی و دینی خدمات سرانجام دیں۔ یہیں پروفات پائی اور درگاہ شریف کے احاطہ میں مدفن ہوئے۔ آپ نے سیدہ کے ساتھ غیر سید کے نکاح کے عدم جواز پر کتاب بھی لکھی جس کا عنوان ہے ”عدم التکافوٰ بین السَّيِّدَةِ وَغَيْرِ السَّيِّدِ“۔ عبدالقیوم سکنه مالسے نے حضرت سیدنا با بو جیؒ کی خدمت عالیہ میں عریضہ ارسال کیا اور لکھا کہ موئخہ 2 جون 1961ء کو اس نے سیدزادی مسماۃ زیخاربی بی سے ایبٹ آباد میں نکاح کیا جس کی خبر اس کے گھروں اور گاؤں کو نہ تھی۔ اب جب کہ سب کو علم ہوا ہے تو سارے لوگ سخت ناراض ہیں۔ کہتے ہیں کہ سیدزادی کے ساتھ غیر سید کا نکاح جائز نہیں اس لئے تم فوراً زیخاربی کو طلاق دو۔ میں آپ سے عرض گزار ہوں کہ مجھے شرعی فیصلہ تحریر فرمائیں۔

مولانا فیض احمد صاحبؒ نے اس کا جواب لکھا۔

الجواب:

واضح ہو کہ نکاح میں کفوکا اعتبار لازم ہے جیسا کہ تمام کتب معتبرہ میں مرقوم ہے۔ ہدایہ جلد دوم صفحہ ۲۵ پر ہے:

الْكَفَاءَةُ فِي النِّكَاحِ مُعْتَبَرَةٌ ”قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَّا لَا يُزَوِّجُ النِّسَاءُ إِلَّا

سے ختم نہیں ہوا، تو سید کو دیکھ کر وہاں رشتہ کریں اور غیر سید کے ساتھ نکاح کرنا ناجائز ہے۔ درجتاً میں ہے:

الْعَجَمِيُّ لَا يَكُونُ كُفُوا لِلْعَرَبِيَّةِ وَلَوْ كَانَ الْعَجَمِيُّ عَالَمًا أَوْ سُلْطَانًا وَهُوَ الْأَصَحُّ

اور درجتاً میں ہے۔

وَيُفْتَنُ فِي غَيْرِ الْكُفُوٍ بِعَدَمِ جَوَازِهِ أَصَلًا وَهُوَ الْمُخْتَارُ
جو آیت کریمہ آپ نے لکھی ہے وہ احکام دنیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ تم آپس میں اپنی اپنی قوم میں قوی بر تاؤ کیا کرو جیسا کہ رشتہ داری وغیرہ اور انَّ أَكْرَمَكُمُ الْخُ حکام اخزوی ہے۔
هَذَا فِي الْكِتَبِ وَالْعِلْمِ عِنْدَ اللَّهِ

محمد محمود شاہ کان اللہ لد



یعنی فتوی اسی پر ہے کہ غیر کفو میں عورت کا نکاح منعقد نہیں ہوتا۔ لہذا جیسا کہ سائل کے کلام سے معلوم ہوتا ہے یہ نکاح خفیہ طور پر سادات کرام اور اہل اسلام کی اطلاع کے بغیر کیا گیا جس کے عدم جواز میں شک نہیں۔ مرد پر لازم ہے کہ عورت مذکورہ سیدہ کو اپنے سے علیحدہ کر کے اعلانیہ اس جرم عظیم سے توبہ کرے۔

کتبۃ فیضِ احمد، مقیم آستانہ عالیہ گورنر ہ شریف

سوال 2:

مولانا سید شاہد جاوید خطیب جامع مسجد و نکاح رجسٹر ار یونین کونسل بودہ نے اسی مسئلہ میں فتوی طلب کیا تو حضرت مولانا فیض احمد صاحبؒ نے لکھا:

جواب:

علمائے اہل سنت والجماعت کی ایک جماعت کا فیصلہ ہے کہ جناب سیدۃ النساء علیہا السلام اور حسین کریمین علیہما السلام کی اولاد پوئکہ حسب ارشاد نبویہ، حضور علیہ السلام کی اولاد ہے، لہذا کوئی بھی غیر فاطمی خواہ قریشی ہو یا غیر قریشی، سادات فاطمیہ کی کفو نہیں ہو سکتا اور کسی بھی عورت کا نکاح غیر کفو میں جبکہ ورثاء کی رضا مندی کے بغیر ہو، حسب تصریح علمائے خفیہ درست نہیں۔ کما فی الدر المختار وغیرہ۔ البتہ سیدہ فاطمیہ کا غیر سید سے نکاح اگر بر رضا مندی ورثاء ہو، تو اس کے متعلق اختلاف ہے۔ اس کے متعلق فتویٰ رشقتہ الصادقی مطبوعہ مصر صفحہ ۳۲ اور فتاویٰ مصر بغاۃ المسٹر شدین مصری صفحہ ۱۹۷ اپر مرتقاً ہے:

فَلَا أَرِي جَوَازَ النِّكَاحِ وَإِنْ رَضِيَتْ وَرَضِيَ وَلِيُّهَا

الْأُولَى إِأْ وَلَا يَرْوَجَنَ إِلَّا مِنَ الْأَكْفَاءِ.

در مختار باب الاولیاء والاکفاء میں ہے۔

فَقُرْيَشٌ، بَعْضُهُمُ الْأَكْفَاءُ بَعْضٌ. الْعَجَمِيُّ لَا يَكُونُ كُفُوا لِلْعَرَبِيَّةِ وَلَوْ كَانَ الْعَجَمِيُّ عَالَمًا أَوْ سُلْطَانًا وَهُوَ الْأَصَحُّ

علمگیری جلد دوم میں ہے:

وَالْأَصَحُّ أَنَّهُ لَا يَكُونُ كُفُوا لِلْعَلَوِيَّةِ

ان عبارات سے واضح ہوا کہ قریشہ علویہ جن کی اصل عرب سے ہے، کوئی عجمی ان کی کفو نہیں ہو سکتا خواہ عجمی عالم اور بادشاہ بھی ہو اور سادات فاطمیہ کی شان تو اس سے بھی ارفع ہے کیونکہ حسب تصریحات علمائے امت اور از روئے احادیث صحیحہ جناب حسین کریمین علیہما السلام کی اولاد بلا شک حضور علیہ السلام کی اولاد ہے حتیٰ کہ فاطمیہ سیدہ کلیتے کوئی بھی غیر فاطمی قریشی اس شرف میں شریک نہیں ہو سکتا اگرچہ وہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے بھی ہو۔ کشف الغمہ جلد دوم میں امام عبد الوہاب شعرانی فرماتے ہیں:

وَإِنَّ اللَّهَ عَلَيْهِ لَا يُكَافِيْهُمْ فِي النِّكَاحِ أَحَدٌ مِنَ الْعَالَمِ.

اس طرح علامہ ابن حجر کی مصری صواعق حرقہ میں فرماتے ہیں۔

فَلَا يُكَافِيْ شَرِيفَةَ هَاشِمِيَّ غَيْرُ شَرِيفٍ.

یعنی شریفہ سیدہ فاطمیہ کی کفو کوئی شخص نہیں ہو سکتا اگرچہ وہ ہاشمی قریشی بھی ہو۔ اب رہا غیر کفو میں نکاح کا مسئلہ اس کے متعلق فقہ کی مشہور کتاب در مختار میں ہے۔

وَيُقْتَى فِي غَيْرِ الْكُفُوِ بِعَدَمِ جَوَازِهِ أَصَلًا وَهُوَ الْمُخْتَارُ لِلْفَتْوَى

البته غیر سید کا سیدہ سے نکاح کا مسئلہ مختلف فیہا ہے یعنی اگر سیدہ کے ورثاء بطنیہ خاطر کسی غیر سید سے نکاح کر دیں اور وہ خود بھی رضامند ہو تو بعض علماء اس نکاح کو جائز کہتے ہیں۔ اور محققین علمائے کرام اور اکثر سادات عظام اس نکاح کو ناجائز قرار دیتے ہیں۔ تفصیل کیلئے کتاب جامع البرکات مصنفہ سید محمود شاہ صاحب محدث ہزارہ ملاحظہ کریں۔

کتبہ فیض احمد، مفتق گولڑہ شریف

سوال 5:

صوفی عجائب زرگرنے مقام ڈاکخانہ والی زیر براستہ چوآ سیدن شاہ تحقیل پنڈ دادن خان سے لکھا کہ ایک شخص غیر سید نے سید بن کر خاندان سادات سے دھوکہ کیا اور سیدزادی سے نکاح کر لیا، ازروئے شریعت وہ نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب:

صورت مذکورہ میں جبکہ ایک شخص دھوکہ دے کر اپنے آپ کو کفوٹا ہر کرتا ہے اور واقع میں کفوٹنیں، نکاح منعقد نہیں ہوتا۔ سیدہ کا غیر سید سے نکاح کے متعلق فتویٰ، فتاویٰ مہریہ میں ملاحظہ کریں۔

کتبہ فیض احمد از گولڑہ شریف

سوال 6:

سید کرم حسین شاہ نے موخر 10 جولائی 1965ء میں لکھا۔
ایک سیدزادی کوڈوگر قوم کے کسی آدمی نے اغوا کر کے لڑکی کے والد اور تمام

یعنی نکاح جائز نہیں اگرچہ خود سیدہ اور اس کے ورثاء راضی بھی ہوں اور یہی چیز ادب سے اقرب ہے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ مزید تفصیل مذکورہ بالاقواعی عربی اور جامع الخیرات اردو میں ملاحظہ ہو۔

کتبہ فیض احمد، آستانہ عالیہ گولڑہ شریف

سوال 3:

علام شمع بی بی نے معرفت میڈیکل آفیسر مالی کوٹھ ضلع بہاولپور سے لکھا کہ وہ سید برادری سے ہے اور اپنی بہن کا نکاح غیر سید سے کرنا چاہتی ہے جو نیک اور شریعت کا پابند ہے، کیا یہ نکاح جائز ہے؟

الجواب:

ہماری تحقیق اور مسلک کے مطابق سیدہ کا نکاح غیر سید نہیں ہو سکتا۔ آپ کسی سید سے رشتہ کریں۔ تلاش کرنے سے رشتہ مل سکتا ہے۔ قریبی خاندان ہونا شرط نہیں۔ آئندہ آپ کی مرضی۔

فیض احمد از گولڑہ شریف

سوال 4:

مہرچا کرخا نے ستیا نہ ضلع جھنگ سے سوال بھیجا کہ سیدزادی سے زنا جائز ہے؟

الجواب:

زن تو کسی بھی غیر منکوحہ سے حرام قطعی ہے جس کا جائز سمجھنے والا کافر ہے۔

اور بادشاہ بھی ہوا اور یہی صحیح تر قول ہے۔

حسب تصریحات مذکورہ ثابت ہوا کہ کوئی غیر سید خصوصاً ڈوگرو غیرہ سیدہ عورت کی کفونبیں ہو سکتا، تو اب واضح ہو گیا کہ نکاح مذکورہ غیر کفو میں ہے۔ جس پر سیدہ کے اولیاء قربی ہرگز رضامند نہیں اور حسب قول مفتی بے غیر کفو میں نکاح بغیر رضامندی اولیاء بالاتفاق علمائے کرام درست نہیں۔ فقهی کی معتبر کتاب در مختار باب الکفاءۃ میں ہے۔

وَرِوَايَةُ الْحَسَنِ الْمُخْتَارُ لِلْفُتُوْيِ أَنَّ الْعَقْدَ لَا يَصْحُ

امام ابوحنیفہ سے بروایت حسن غیر کفو میں سرے سے نکاح منعقد ہی نہیں ہوتا اور یہی مفتی ہے اور مجموعہ فتاویٰ مولوی عبدالحی لکھنؤی جلد دوم میں ہے: رَوَى الْحَسَنُ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ أَنَّ النِّكَاحَ لَا يَنْعَقِدُ وَبِهِ أَحَدٌ كَثِيرٌ مِّنْ مَشَايِخِنَا كَذَا فِي الْمُحِيطِ وَالْمُخْتَارِ فِي زَمَانِنَا لِلْفُتُوْيِ رِوَايَةُ الْحَسَنِ وَقَالَ الشَّيْخُ إِمَامُ شَمْسُ الْآتِمَةِ السُّرْخِسِيُّ رِوَايَةُ الْحَسَنِ أَقْرَبُ إِلَى الْإِحْتِيَاطِ كَذَا فِي فَتاویٍ قاضی خان۔

امام ابوحنیفہ سے حضرت حسن روایت کرتے ہیں کہ غیر کفو میں نکاح منعقد ہی نہیں ہوتا اور ہمارے بہت سے مشائخ نے اس پر فتویٰ دیا ہے اور ہمارے زمانے میں فتویٰ کیلئے مختار ہے۔

پس حسب روایات مذکورہ نکاح باطل ہے اور بقول مفتی بے قطعاً منعقد نہیں ہوا۔ لہذا بغیر تفریق حاکم عورت خود کو مرد سے جدا کر سکتی ہے اور جب سرے سے نکاح نکاح ہی نہیں تو ورثاء اور اولیاء کو مرد مذکور سے عورت کو علیحدہ کرنے کا شرعی طور پر

رشته داروں کی شدید مخالفت کے باوجود نکاح کر لیا۔ آیا یہ نکاح شرعی لحاظ سے نکاح ہے یا نہ؟

الجواب:

واضح ہو کہ صورت مذکورہ میں شرعاً نکاح درست نہیں کیونکہ نکاح میں کفو کا اعتبار شرعاً ثابت ہے۔ فقهی کی مستند کتاب ہدایہ جلد دوم میں ہے۔

الْكَفَاءَةُ فِي النِّكَاحِ مُعْتَبَرَةٌ، قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَّا يُزَوْجُ النِّسَاءُ إِلَّا الْأُولَيَاءُ وَلَا يُزَوْجُ حُنَّ إِلَّا مِنَ الْأُكْفَاءِ۔

نکاح میں کفو معتبر ہے۔ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ عورتوں کا نکاح ولی کے بغیر کوئی نہ کرے اور کفو کے بغیر ان کا نکاح نہ کیا جائے اور حسب تصریحات شرعیہ سادات یعنی حسین کریمینؑ کی اولاد چونکہ حضور ﷺ کی اولاد ہے جس پر متعدد احادیث دلالت کرتی ہیں، لہذا سادات کرام کا کفو کوئی غیر سید نہیں ہو سکتا۔ کشف الغمہ مطبوعہ مصر جلد دوم صفحہ ۳۲۳ پر امام عبد الوہاب شعرانی تصریح فرماتے ہیں:

وَأَنَّ اللَّهَ عَلَيْهِ لَا يُكَافِيْهُمْ فِي النِّكَاحِ أَحَدٌ مِّنَ الْخُلُقِ
یعنی حضور ﷺ کی اولاد کا نکاح میں کوئی کفونبیں ہو سکتا۔

فقہی کی معتبر کتاب در مختار میں ہے:

الْعَجَمِيُّ لَا يَكُونُ كُفُوا لِلْعَرِيَّةِ وَلَوْ كَانَ الْعَجَمِيُّ عَالَمًا أَوْ سُلْطَانًا وَهُوَ الْأَصْحُ
یعنی غیر عربی شخص عربی نسل خاندان کا کفونبیں ہو سکتا اگرچہ غیر عربی عالم

فتاویٰ علماء مصر۔

مرشد طریقت کی اولاد سے مرید مرد کو نکاح کرنا خلاف ادب ہے۔ ہاں
الا مر فوق الادب کی بناء پر جہاں خود پیر کے حکم سے کبھی ایسا ہو، وہ مستثنیٰ ہے۔

کتبہ فیض احمد، آستانہ عالیہ گولڑہ شریف

سوال 8:

حکیم عبدالحق نے مقام مٹھہ ٹوانہ تحریک خواش بصلع سرگودھا سے تحریر کیا کہ خطیب صاحب نے کچھ عرصہ ہوا ایک سیدزادی کا نکاح ایک امتی سے پڑھا جس پر مسلمانوں نے غم و غصہ کا اظہار کیا۔ خطیب مذکور نے مسجد میں وعظ کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت نبی کریم ﷺ کی بیویوں کو مسلمانوں کی مائیں فرمایا ہے۔ ان سے سوائے نبی کریم ﷺ کے تمام مسلمانوں کا نکاح حرام ہے مگر حضن علیہ السلام کی بیویوں سے مسلمانوں کا نکاح جائز ہے جو اس کونہ مانے وہ منکر قرآن ہے کیونکہ حضور نبی کریم ﷺ کی دو صاحبزادیاں یکے بعد دیگرے حضرت عثمانؓ کے نکاح میں آئیں اور بی بی فاطمہؓ، حضرت علیؓ کے نکاح میں تھیں۔ ان دو حضرات کا رشتہ حضرت رسول اکرم ﷺ سے نہیں متابع دیں حضرت فاطمہؓ کی صاحبزادی حضرت ام کلثومؓ کا نکاح حضرت علیؓ نے حضرت عمرؓ سے کیا۔ اس لئے سب امتی مسلمانوں کا نکاح سیدزادیوں سے جائز ہے۔

الجواب:

سیدہ کا مطلقاً غیر سید سے نکاح جائز کہنا تصریحات فقهیہ اور مسلک حنفی کے

حق ہے اور یہ جس بے جا نہیں بلکہ ایک حرام اور زنا سے روکنے کیلئے شرعی اقدام ہے، جس میں ہر مسلمان کا تعاون کرنا اور شرعی قانون کے دائرے کے اندر چارہ جوئی کرنا اخلاقی فریضہ ہے۔

کتبہ فیض احمد، مفتی آستانہ عالیہ گولڑہ شریف

13/07/1965

سوال 7:

قاضی عبدالحمید، قاضی کریانہ سٹور آپارہ مارکیٹ اسلام آباد نے اپنے استفتاء میں دو سوال کئے۔ پہلا یہ کہ کیا سیدزادی کا نکاح غیر سید سے جائز ہے یا نہیں اور دوسرا یہ کہ کیا مرید اپنے مرشد کی بیٹی سے شادی کر سکتا ہے یا نہیں؟
مولانا مفتی فیض احمد صاحب نے جواب تحریر فرمایا:

الجواب:

حضرات حسین کریمینؒ چونکہ از روئے نصوص شرعیہ ابناع رسول ﷺ ہیں، اس لئے ان دونوں حضرات کی اولاد بھی لحاظ سے تمام انساب پروفیت رکھتی ہے اور کوئی غیر سیدان کی اولاد کی کفوئیں۔

غیر کفوئیں بغیر رضامندی ولی اقرب عورت کا نکاح باطل ہے۔ خواہ غیر سیدہ ہو لیکن قربی ولی کی اجازت سے سیدہ کا نکاح غیر سے اکثریتی محققین حضرات کے نزدیک جن میں بڑے جلیل الشان علمائے کرام سادات کرام بھی ہیں، ناجائز ہے۔ ملاحظہ کریں جامع البرکات مصنفہ مولانا محمود شاہ صاحب محدث ہزاروی اور

بنو فاطمہؓ جو کہ از روئے دلائل شرعیہ اولاد رسول علیہ السلام ہیں، کوئی بھی غیر فاطمی ان کی کفوہ نہیں ہو سکتا۔ آپ کا خاندان اگرچہ حضرت یوسفؐ سے نسبت رکھتا ہے مگر آنحضرت ﷺ کی اولاد گرامی سے ہم کفوہونا از روئے دلائل شرعیہ درست نہیں۔ کسی اپنی، ہم کفوہ خاندان میں رشتہ کریں۔

والسلام

کاتب الحروف فیض احمد

باجازت حضرت صاحب مدظلہ العالی

آستانہ عالیہ گولڑہ شریف

سوال 10:

سید محمود احسن خطیب میاں چنوں ضلع ملتان نے دریافت کیا کہ قریشی اور سادات ایک ہی ہیں یا نہیں؟ آیا قریشی کا کسی خالصتاً سیدزادی کے ساتھ نکاح جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:

садات بنو فاطمہؓ اور غیر فاطمی قریشی کا شرعی لحاظ سے حسب فضیلت نسب مختلف ہونا از روئے کتاب و سنت و اقوالِ سلف اظہر من اشمس ہے۔ کتاب اللہ کی آیت مبالغہ اس بارے میں نص صریح ہے۔ چنانچہ بہت سی معتبر تابوں میں جن میں سے امام سرخیؒ کی شرح کبیر خاص طور پر قابل ذکر ہے، میں یہ واقعہ مذکور ہے کہ ہارون الرشید عباسی نے جب حضرت امام موسیٰ کاظمؑ سے پوچھا کہ آپ اپنے آپ کو

خلاف ہے کیونکہ قریش اور خصوصاً سادات بنوہاشم و بنو فاطمہ کا شرف نسب کی وجہ سے کوئی غیر کفوہ نہیں ہو سکتا۔ جیسا کہ درختار وغیرہ کتب فقہ میں ہے و علیہ الفتوی کسمافی الدر المختار وغیرہ اور ولی اقرب کی رضا مندی کی صورت میں چونکہ عموماً اشراف و سادات بنو فاطمہؓ اس رشتہ کو ناپسند کرتے ہیں اور ان کی ایذا کا باعث ہے اور ایذاۓ خاندان نبوت حسب احادیث سخت گناہ بلکہ موجب عذاب و لعنت ہے۔ اس لئے بہت سے اہل سنت محققین علماء کرام سیدہ کا نکاح غیر سید سے ناجائز فرماتے ہیں۔ جن میں اکابر علمائے امت کے علاوہ مشاہیر علمائے سادات کرام بھی شامل ہیں۔ ملاحظہ ہوا حیاء الادب اور فتاویٰ علماء مصر بعیۃ المستر شدین وغیرہ۔ حضرت عثمان وغیرہ کا نکاح حسب وحی الہی تھا، اس پر قیاس درست نہیں نیز اس وقت سب اقرباء راضی تھے اور اب بوجہ کثرت سادات کرام سب کی رضا معلوم کرنا مشتبہ ہے، لہذا قرون اویٰ کا معاملہ مستثنی ہے۔

فیض احمد از گولڑہ شریف

سوال 9:

ولایت حسین ابن علم دین ادھمی محلہ صابری ڈاکخانہ اکی ضلع گجرات نے سیدی قبلہ بابو جیؒ کی خدمت قدسیہ میں بذریعہ خط اسی مسئلہ میں جواب کی استدعا کی تو مفتی فیض احمد صاحب نے آپؒ کی طرف سے جواب یوں تحریر فرمایا:

الجواب:

قبلہ حضرت صاحب اور آپ کے مشائخ کرام کا مسلک یہی ہے کہ سادات

اور درجتار میں ہے:

وَيُقْتَى فِي غَيْرِ الْكُفُو بِعَدْمِ جَوَازِهِ أَصْلًا

اور برضامندی اولیاء اگرچہ بعض علماء جواز کے قائل ہیں مگر بہت سے محققین علمائے دین اہل سنت جن میں اکابر سادات شامل ہیں، مطلقاً عدم جواز کے قائل ہیں۔ ملاحظہ کریں فتاویٰ بُغْيَةُ الْمُسْتَرُ شَدِّيْنَ اور رَشْفَةُ الصَّاوِي۔

لہذا آداب و احتیاط کا مقتضی یہی ہے کہ کوئی بھی غیر فاطمی اگرچہ ہاشمی ہو اولاد، بنات رسول ﷺ سے مناکحت کی جرأت نہ کرے۔

فیض احمد

آستانہ عالیہ گولڑہ شریف

سوال 11:

سید عبدالقدار مشہدی نے اسی طرح کا سوال کیا تو انہیں جواب دیا گیا:

الجواب:

سیدہ فاطمیہ کا بوجہ شرف نسب نبی کوئی غیر فاطمی شخص کفوہنہیں لہذا بغیر رضا اقرب اولیاء دوسری جگہ نکاح بااتفاق علماء جائز نہیں اور وارث اور خود سیدہ رضامند ہوں تو اس میں اختلاف ہے۔ اکثر محققین علماء اور سادات عظام کے نزدیک ایسا کرنا جائز نہیں۔ چنانچہ جامع البرکات وغیرہ کتابوں میں بالتفصیل دلائل مذکور ہیں۔

فیض احمد

از گولڑہ شریف ۱۹۶۹ء

ابنائے رسول اور ہم عباسیوں سے افضل کس دلیل سے کہتے ہو تو آپ نے آیت مبارکہ پڑھ کر ارشاد فرمایا کہ بوقت مبارکہ ”ابناءَ نَا“ کا مصدق حضرات حسنین کے سوا کون تھا؟ امام طبرانی نے حضرت جابرؓ سے روایت فرمایا کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ جَعَلَ ذُرِّيَّةَ كُلِّ نَبِيٍّ فِي صُلُبِهِ وَ جَعَلَ ذُرِّيَّتِي فِي صُلُبِ عَلِيٍّ
چنانچہ اس حدیث اور دیگر احادیث متعددہ سے علمائے اہل السنۃ والجماعۃ نے فیصلہ فرمایا ہے کہ جناب حسنین کریمین آنحضرت ﷺ کے ابناء ہیں اور ان کی اولاد آنحضرت ﷺ کی اولاد ابناء ہیں۔ علامہ جہان قیصری اسعاف الراغبین میں فرماتے ہیں کہ اس شرف خاص میں کوئی بھی حضرات حسنین کریمین اور ان کی اولاد کا شریک نہیں حتیٰ کہ آنحضرت ﷺ کی باقی بنات طیبات اور جناب فاطمہؑ کی بنت طاہرہ حضرت زینبؓ کی اولاد بھی ذریت رسولؐ اور نسل نبیؐ کہلا سکتے ہیں۔ مگر ابن رسولؐ اور اولاد رسولؐ کا اطلاق ان پر بھی درست نہیں۔ لہذا غیر فاطمی قریشی خواہ ہاشمی بھی ہوں انہیں شرف بتوت حاصل نہ ہونے کی وجہ سے سادات فاطمیہ کے برابری کرنا دلائل شرعیہ کے خلاف ہے۔

فتاویٰ کبریٰ امام ابن حجر کی میں بھی یہی ہے کہ بنوہاشم شریفہ یعنی سیدہ فاطمیہ کی کفوہ ہرگز نہیں ہو سکتا۔ فقہائے حنفیہ نے جہاں قریش کو ایک دوسرے کی کفوہ کہا ہے وہاں سادات بنو فاطمہؓ میں ہیں۔ صواعق محرقة میں ہے۔

فَلَا يَكُنْ كَمِنْ شَرِيفَةَ هَاشِمِيًّا غَيْرَ شَرِيفِ وَ قَوْلُهُمْ أَنَّ بَنِي هَاشِمٍ وَ الْمُطَّلِبِ
اَكْفَاءُ مَحْلُهُ فِيمَا عَدَا هَذَا الصُّورَةِ

کی کس قدر عزت کی جاتی ہے۔ کاش کہ سادات کرام کی بیٹیوں سے نکاح تو میرے کہنے کا مطلب یہ ہے۔ چونکہ ہم لوگ کب اتنی ہمت رکھتے ہیں کہ جواب دے سکیں۔ دل جلتا ضرور ہے۔ پہلے میں اپنے طور پر جناب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ سیدہ کا غیر سید دھخنوں! نکاح ہو سکتا ہے؟ اگر نہ ہو سکتا ہے تو جناب ضرور ایسا اقدام کریں جس سے معاشرہ یہ سمجھ سکے کہ سید کی قدر ہے عزت ہے، اس چودھویں صدی میں قومی فریضہ سر انجام دیں اور سادات کرام کی ٹوپی پھوٹی قوت جمع کر کے عزت کیلئے نہیں بلکہ آقائے دو جہاں ﷺ کی وراثت سنبھالیں اور سادات کرام کی توزین کرنے والوں کو جواب دیں۔ سب کچھ جناب ہی ہیں ہم غلامی کا دعویٰ رکھتے ہیں، ہم تابع دار آپ کے ہیں۔

حضرت بابو جی سفر پر تھے۔ مولانا فیض احمد صاحب نے جواب لکھا۔

الجواب:

اس مسئلہ کے متعلق حضرت قبلہ پیر مهر علی شاہ قدس سرہ کا فتویٰ اور ملفوظات عام شائع ہو چکے ہیں۔ ہزارہ کے بعض سادات علمائے کرام نے مستقل رسائل بھی لکھے ہیں۔ جن میں دلائل سے ثابت کیا ہے کہ ایسا نکاح جو موجب ہٹک حرمت سادات کرام ہو، ہرگز درست نہیں۔ واعلینا الا البلاغ۔ مسئلہ بیان کرنا ہمارا فرض ہے اب یہ سادات کرام کا فرض ہے کہ اول تو خود ایسے رشتؤں سے پرہیز کریں اور اگر کہیں ایسا واقعہ ہو تو متفق ہو کہ اس کے خلاف آواز اٹھائیں۔

فیض احمد

مقیم گولڑہ شریف



سوال 12:

سید وہاب الدین شاہ نے روپوال تحریکیل چکوال ضلع جہلم سے اسی نوعیت کا سوال کیا۔ اس کے جواب میں مولانا فیض احمد صاحب نے لکھا:

الجواب:

سیدہ فاطمیہ کا بوجہ شرف نسب نبوی کوئی بھی غیر سید فاطمی کفویعنی برابر نہیں ہو سکتا اور غیر کفویں بغیر رضامندی و رثاء نکاح قطعاً درست نہیں۔ ملاحظہ ہو درختار وغیرہ۔ البتہ رضامندی کی صورت میں اختلاف ہے لیکن اکثر علمائے اہل سنت جن میں بڑے اکابر علماء سادات کرام شامل ہیں، ایسا نکاح جائز نہیں سمجھتے۔ تفصیل کیلئے رسالہ احیاء الادب وغیرہ مصنفہ علامہ محمود شاہ صاحب محدث ہزاروی محبوب آباد حولیاں ملاحظہ فرمائیں۔

فیض احمد

از گولڑہ شریف

سوال 13:

سید زمان شاہ صاحب مالک شیر چائے، بسائی، راولپنڈی نے حضرت بابو جی کو لکھا:

چند یوم ہوئے ایک شمارہ جہاں، نظر سے گزر، 18 مارچ 1969ء والا، جس میں ایک خاتون نے پوچھا کہ میرے سامنے سید بھی ہے اور غیر سید بھی۔ لڑکی کی قوم سید ہے میں دونوں میں سے کس کو رشتہ دوں تو حافظ صاحب نے فرمایا کہ غیر سید کو دے دو۔

جناب عالی! سخت رنج پہنچا۔ ایک معمولی دنیا کا بادشاہ ہوا اور اس کی برادری

کے لئے عملی اقدام کرنا ہم سب کا فرض ہے۔ محبت کے بغیر ادب پیدا نہیں ہوتا اور ادب کے بغیر ایمان۔ اسی لئے حضرت عارفِ رومیؒ نے ارشاد فرمایا:

از خدا جو یم توفیق ادب
بے ادب محروم ماندا لطفِ رب
بے ادب تہنا نہ خود را داشت بد
بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد

گذشتہ سطور میں بیان کردہ حضرت باجوہؓ کا یہ فرمان ”ہمارے بزرگان شجرہ نے ادب اولادِ جناب فاطمۃ الزہرؓ کو ملحوظ رکھا ہے۔ ایسے نکاح کا کبھی خیال تک بھی نہیں کیا اور نہ اسے کبھی روا رکھا ہے۔ نسبت جناب سیدۃ النساءؓ کوئی معمولی نسبت نہیں ہے کہ ان کے شرف کو گھٹایا جائے، اس لئے کہ حضور سرور کائنات فخر موجودات سید عالم ﷺ نے سیدہؓ اولادِ جناب سیدہؓ کو ہمارا سردار قرار دیا ہے، پکار پکار کر ادب کی تلقین کر رہا ہے۔ حضرت قبلہ عالمؓ نے بھی اپنے فتویٰ کے آخر میں اسی بات پر زور دیا اور شریعت کی حفاظت کے زعم میں بے باکانہ قلم چلا کر حرمتِ اہلبیت کا خیال نہ رکھنے کو مکرِ الہی قرار دیا۔ اَعَاذَنَا اللَّهُ مِنْهُ

اس رسالے میں پیش کردہ حقائق منصف مزاج قاری کے لیے کافی و شافی ہیں۔ اب اس کے بعد بھی اگر کوئی شخص ”میں نہ مانوں“ کا نعرہ لگاتا ہے تو اس کی مرضی۔

ہم نے تو دل جلا کے سر را رکھ دیا
اب جس کا جی بھی چاہے، آئے پائے روشنی
وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ.

(۵)

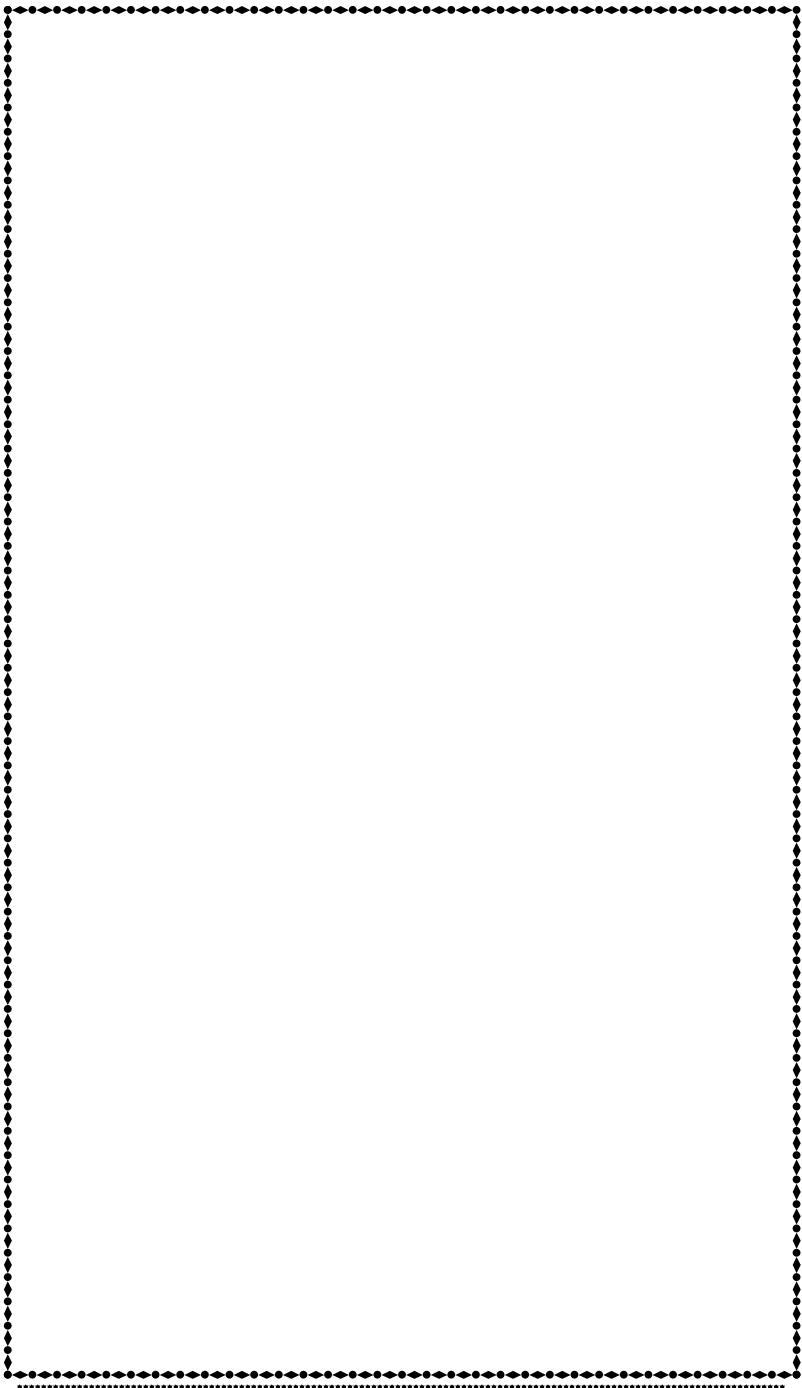
شیخ الحدیث علامہ مفتی مشتاق احمد چشتیؒ

آپ علامہ فیض احمد صاحبؒ کے چھوٹے بھائی تھے۔ اور ان کی وفات کے بعد درگاہ شریف پرمفتی و خطیب کی حیثیت سے فائز ہوئے۔ آپ حضرت باجوہؓ کے دست بیعت تھے اور ساری زندگی اسی مسلک پر کار بندر ہے۔ اس موضوع پر ان کا ایک مستقل رسالہ ”رَفْعُ الْإِشْتَبَاهِ عَنْ قَوْلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَلَى شَاهِ“ کے عنوان سے شائع ہو چکا ہے۔ جس میں انہوں نے حضرت قبلہ عالمؓ کے مسلک کو دلائل سے ثابت کرتے ہوئے معتبرین کے تمام سوالات کے شافی جوابات دیئے۔

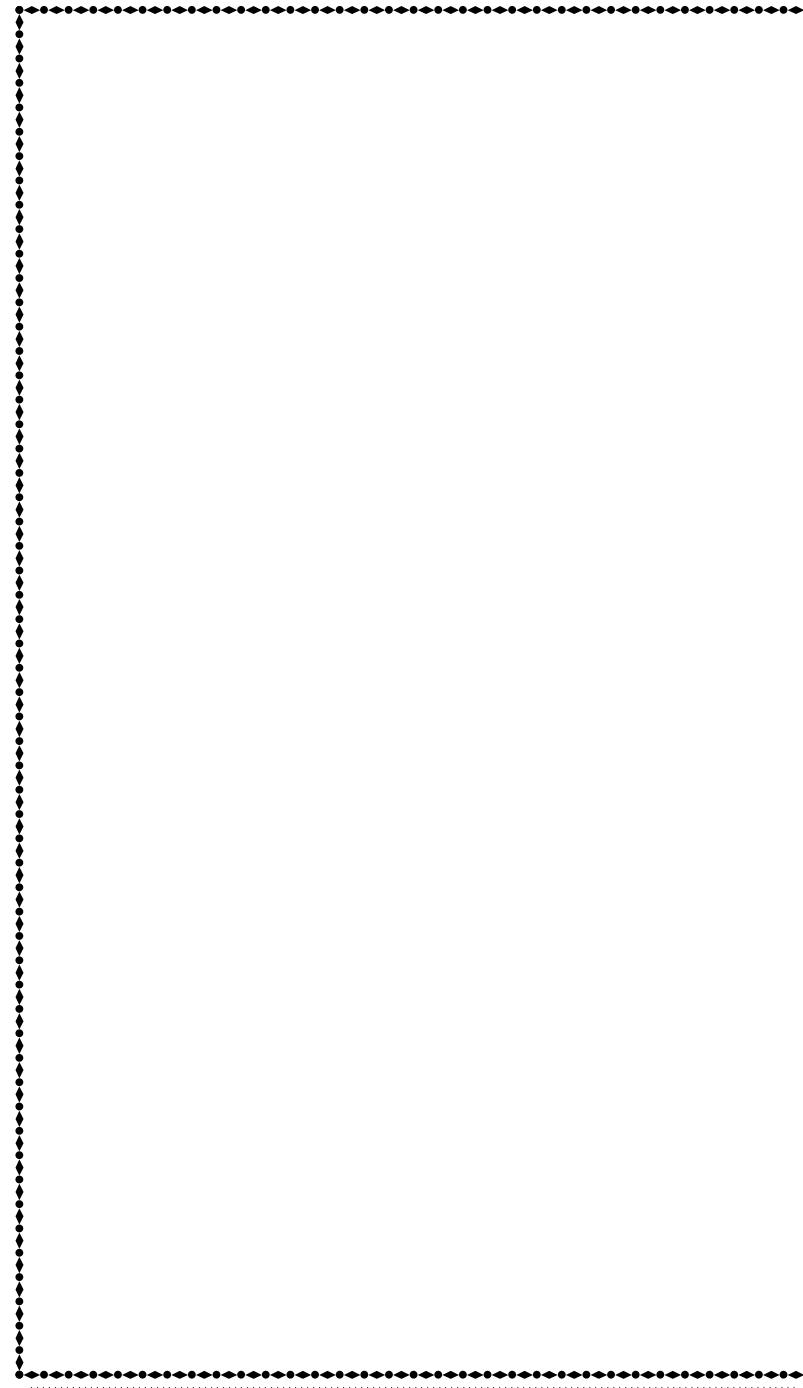
حرف آخر!

قارئین کرام! الحمد للہ، ہماری ان معروضات سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ حضرت قبلہ عالمؓ کے مسلک کے مطابق سیدہ کا نکاح غیر سید سے جائز نہیں۔ اور اس مسئلہ میں آپؒ متفق نہیں بلکہ ہر دور میں محققین علماء، سادات اور اولیائے عظام کا یہی مسلک رہا ہے۔ آپؒ نے اپنے دور اقدس میں تحفظ ناموس رسالتؐ کے لئے ہر حجاذ پر قبل قدر خدمات سر انجام دیں۔ یہ مسئلہ بھی اسی کی ایک کڑی ہے۔ آپؒ نے اس حوالے سے ہر زہ سرائی کرنے والوں کو بے ادب، گستاخ اور ازالی بدبخت قرار دیا جیسا کہ آپؒ کے مفہوم سے ظاہر ہے۔

آپؒ نے محبتِ اہلبیت کو تحریم ایمان قرار دیا۔ فسادِ مان کی وجہ سے جوں جوں اس میں کمی آرہی ہے اور لوگوں کے دل ادب و احترام خاندان نبوتؐ کے جذبات سے خالی ہو رہے ہیں، ایسے وقت میں حرمتِ اہلبیت کے تحفظ اور محبتِ اہلبیت کے فروغ



49



48